ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

(آل عمران:180)

ترجمہ: اور یہ اللہ کی سنت نہیں کہ تم (سب) کو غیب پر مطلع کرے۔ بلکہ اللہ اپنے پیغمبروں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو تمہارے لیے بہت بڑا اجر ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 10

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 رجب 1441 ہجری قمری • 5 امان 1399 ہجری شمسی • 5 مارچ 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 فروری 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدائے تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے

اگر خدائے تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے
اور اگر خدائے تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے

یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کر لے، نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچاوے، امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

میری باتوں کو ضائع نہ کریں

خوب یاد رکھو اور اس کو سچ سمجھو کہ ایک روز اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ پس اگر ہم عمدہ حالت میں یہاں سے کوچ کرتے ہیں تو ہمارے لئے مبارکی اور خوشی ہے ورنہ بہت خطرناک حالت ہے۔ یاد رکھو کہ جب انسان بُری حالت میں جاتا ہے تو مکان بعید اس کیلئے یہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی نزع کی حالت ہی سے اس میں تغیر شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى (طٰہٰ:75) یعنی جو شخص مجرم بن کر آوے گا اس کے لئے ایک جہنم ہے جس میں نہ مرے گا اور نہ زندہ رہے گا۔ یہ کیسی صاف بات ہے۔ اصل لذت زندگی کی راحت اور خوشی ہی میں ہے بلکہ اسی حالت میں وہ زندہ متصور ہوتا ہے جبکہ ہر طرح کے امن اور آرام میں ہو۔ اگر وہ کسی درد مثلاً قولنج یا درددانت ہی میں مبتلا ہو جاوے تو وہ مردوں سے بدتر ہوتا ہے اور حالت ایسی ہوتی ہے کہ نہ تو مردہ ہی ہوتا ہے اور نہ زندہ ہی کہلا سکتا ہے۔ پس اسی پر قیاس کر لو کہ جہنم کے دردناک عذاب میں کیسی بُری حالت ہوگی۔

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لے

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدائے تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔ اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدائے تعالیٰ کیلئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنان خدا ورسول سے موافقت کرتا رہا۔ گویا اس نے اپنے طرزِ عمل سے دکھا دیا کہ خدائے تعالیٰ سے قطع کر لیا ہے۔ یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر اگر ہوا و ہوس نفسانی کا بندہ ہوتا ہے تو خدا اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں ادھر تعلقات بڑھتے ہیں ادھر کم ہوتے ہیں۔ یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہے است۔ پس اگر خدائے تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے اور اگر خدائے تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے۔ محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ ان کے کلام میں، ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ اس کے کپڑوں اور اس کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔ اُمتِ محمدیہ میں اِس کا بیّن ثبوت اِس وقت تک موجود ہے کہ جو خدا کیلئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔

خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا

خدائے تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا یہ ممکن ہے کہ زمیندار اپنا کھیت ضائع کر لے۔ نوکر موقوف ہو کر نقصان پہنچاوے۔ امتحان دینے والا کامیاب نہ ہو مگر خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی بھی ناکام نہیں رہتا۔ اسکا سچا وعدہ ہے کہ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) خدائے تعالیٰ کی راہوں کی تلاش میں جو جویا ہوا، وہ آخر منزل مقصود پر پہنچا۔ دنیوی امتحانوں کیلئے تیاریاں کرنے والے، راتوں کو دن بنا دینے والے طالب علموں کی محنت اور حالت کو ہم دیکھ کر رحم کھا سکتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ جس کا رحم اور فضل بے حد اور بے انت ہے اپنی طرف آنے والے کو ضائع کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (التوبۃ:120) اور پھر فرماتا ہے مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (الزلزال:8) ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہزارہا طالب علم سالہا سال کی محنتوں اور مشقتوں پر پانی پھرتا ہوا دیکھ کر روتے رہ جاتے ہیں اور خودکشیاں کر لیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل عمیم ایسا ہے کہ وہ ذرا سے عمل کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ انسان دنیا میں ظنی اور وہمی باتوں کی طرف تو اس قدر گرویدہ ہو کر محنت کرتا ہے کہ آرام اپنے اوپر گویا حرام کر لیتا ہے اور صرف خشک امید پر کہ شاید کامیاب ہو جاویں، ہزارہا رنج اور دکھ اٹھاتا ہے۔ تاجر نفع کی امید پر لاکھوں روپے لگا دیتا ہے مگر یقین اسے بھی نہیں ہوتا کہ ضرور نفع ہی ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف جانے والے کی (جس کے وعدے یقینی اور حتمی ہیں کہ جس کی طرف قدم اٹھانے والے کی ذرا بھی محنت رائیگاں نہیں جاتی) میں اس قدر دوڑ دھوپ اور سرگرمی نہیں پاتا ہوں۔ یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟ وہ کیوں نہیں ڈرتے کہ آخر ایک دن مرنا ہے۔ کیا وہ ان ناکامیوں کو دیکھ کر بھی اس تجارت کے فکر میں نہیں لگ سکتے۔ جہاں خسارہ کا نام ونشان ہی نہیں اور نفع یقینی ہے۔ زمیندار کس قدر محنت سے کاشتکاری کرتا ہے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ نتیجہ ضرور راحت ہی ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کیسا رحیم ہے اور یہ کیسا خزانہ ہے کہ کوڑی بھی جمع ہو سکتی ہے۔ روپیہ اور اشرفی بھی۔ نہ چور چکار کا اندیشہ نہ یہ خطرہ ہے کہ دیوالہ نکل جاوے گا۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی ایک کانٹا راستہ سے ہٹاوے تو اس کا بھی ثواب اس کو دیا جاتا ہے۔ اور پانی نکالتا ہوا اگر ایک ڈول اپنے بھائی کے گھڑے میں ڈال دے تو خدائے تعالیٰ اس کا بھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس یاد رکھو کہ وہ راہ جہاں انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا وہ خدا کی راہ ہے۔ دنیا کی شاہراہ ایسی ہے جہاں قدم قدم پر ٹھوکریں اور ناکامیوں کی چٹانیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے سلطنتوں تک کو چھوڑ دیا آخر بیوقوف تو نہ تھے۔ جیسے ابراہیم ادہم، شاہ شجاع، شاہ عبد العزیز جو مجدد بھی کہلاتے ہیں۔ حکومت، سلطنت اور شوکت دنیا کو چھوڑ بیٹھے۔ اسکی یہی وجہ تو تھی کہ ہر قدم پر ایک ٹھوکر موجود ہے۔ خدا ایک موتی ہے اسکی معرفت کے بعد انسان دنیاوی اشیاء کو ایسی حقارت اور ذلت سے دیکھتا ہے کہ ان کے دیکھنے کیلئے بھی اسے طبیعت پر ایک جبر اور اکراہ کرنا پڑتا ہے۔ پس خدائے تعالیٰ کی معرفت چاہو اور اس کی طرف ہی قدم اٹھاؤ کہ کامیابی اسی میں ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 122 تا 125، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میں آپ کو تاکیداً کہتا ہوں کہ

جلسہ کی کارروائی کے دوران، وقفوں میں، اور راتوں کو کثرت سے اللہ کو یاد کریں اور نمازیں پڑھیں

ہر فرد، خواہ مرد ہو یا عورت، جو اس جلسہ کے لیے سفر کر رہے ہیں، اس بات کو ذہن نشین رکھے
کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ اگر یہ بات نہیں، تو ان کا جلسہ میں آنا بے معنی اور بے مقصد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے لوگوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے
جو یہ نیت لے کر جلسہ میں شامل نہیں ہوتے اور پھر اس کے مطابق اپنے اعمال کی بھی اصلاح نہیں کرتے

37ویں جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ منعقدہ 20 تا 22 ستمبر 2019 بمقام مسجد نور (Wigoltingen) کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا 37واں جلسہ سالانہ مورخہ 20 تا 22 ستمبر 2019ء مسجد نور (ویگولٹینگن) میں منعقد ہوا۔ **افتتاحی اجلاس:** پرچم کشائی کے بعد مکرم عرفان احمد ٹھاکر صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صدرِ مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا جس میں جماعت کے ساتھ خدائی تائیدات اور آنْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللہ کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ شاملینِ جلسہ کو FM ریڈیو سیٹس کی سہولت دی گئی تھی۔ **دوسرا دن:** دوسرے روز صبح ساڑھے دس بجے مکرم سعید عارف صاحب مربیٔ سلسلہ جرمنی کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور نظم کے بعد اسلامی پردہ اور اُس کی اہمیت، نماز اطمینانِ قلب کا ذریعہ اور اسلام ذریعہ خوف یا اطمینان، تقاریر ہوئیں۔ بعدہ ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب چیئر مین ہیومنٹی فرسٹ سوئٹزرلینڈ نے ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں ایک عیسائی مہمان کا تعارف کرایا گیا اور جرمن مہمانوں کے لیے محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ **دُوسرے دِن دُوسرا اجلاس:** یہ اجلاس تین بجے سہ پہر مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد صحابہ کرامؓ کا عشقِ رسول، اخبار الفضل کی اہمیّت وضرورت اور خلافت اُمّت کے اتحاد کی ضمانت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ بعدہٗ اُردو اور جرمن سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔ **تیسرا دِن پہلا اِجلاس:** یہ اجلاس صبح ساڑھے دس بجے مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ وصدر جماعت احمدیہ مالٹا کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور منظوم کلام کے بعد، ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج، لین دین کے آداب قرآنِ کریم کی روشنی میں، بہشتی زندگی، اور سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ **اختتامی اجلاس:** سہ پہر تین بجے مکرم نیشنل امیر صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم اور نظم کے بعد امیر صاحب نے جرمن زبان میں تقریر کی۔ اس موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دوبارہ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس جلسہ 695 افراد نے شرکت کی۔ تین بج کر پچاس منٹ پر اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ کے لیے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو پیغام ازراہ شفقت ارسال فرمایا تھا وہ اخبار الفضل کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ) (بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8 / اکتوبر 2020)

پیارے احباب جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ 20، 21 اور 22 ستمبر 2019ء کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ آپ کے جلسہ کو کامیاب کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی روحانی برکات سے پوری طرح مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ اور آپ سب کو نیکی اور تقویٰ وطہارت میں بڑھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر ہونے والے عظیم فضل اور احسانات میں سے ایک جلسہ سالانہ کا قیام ہے۔ یہ جلسہ ہمیں اخلاقی اور روحانی معیار میں بڑھنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور ہمارے علم میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں، یہ جلسہ ہمیں ایسے زبردست ذرائع مہیا کرتا ہے جن سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ اور تقویٰ میں بڑھ سکیں تاکہ ہم آپس کی اجنبیت اور لاتعلقیوں کو باہمی اتحاد و قربت میں بدلنے کی کوشش کریں۔ اور تاکہ ہم اپنے آپ کو ہر عیب سے پاک کریں۔ اس طرح ہم اپنے دلوں کا تزکیہ کر سکتے ہیں تاکہ ہم حقوق اللہ اور ایک دوسرے کے حقوق اچھی طرح ادا کر سکیں۔ اور بالآخر ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے بن سکیں گے جس کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی بنیاد ڈالی۔

ہر فرد، خواہ مرد ہو یا عورت، جو اس جلسہ کے لیے سفر کر رہے ہیں، اس بات کو ذہن نشین رکھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ اگر یہ بات نہیں، تو ان کا جلسہ میں آنا بے معنی اور بے مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے لوگوں سے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو یہ نیت لے کر جلسہ میں شامل نہیں ہوتے اور پھر اس کے مطابق اپنے اعمال کی بھی اصلاح نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ’’میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کیلئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔‘‘ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6، صفحہ 395)

اپنے اندر تقویٰ کی اعلیٰ خوبیاں پیدا کرنے کے حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: ’’خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7 صفحہ نمبر 277-288)

پس میں آپ کو تاکیداً کہتا ہوں کہ جلسہ کی کارروائی کے دوران، وقفوں میں، اور راتوں کو کثرت سے اللہ کو یاد کریں اور نمازیں پڑھیں۔ یہ عہد کریں: ’’اے اللہ ہم اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں، جس کا قیام نیک ارادوں کے تحت، تیری خاص نصرت اور علم سے ہوا ہے۔ ہم اس جلسہ میں اس غرض سے شامل ہو رہے ہیں تاکہ تیری رضا پا سکیں، تیرے ذکر میں بڑھیں، اور تیری محبت حاصل کر سکیں۔ ہمیں وہ تمام برکات عطا فرما جنہیں تو نے اس جلسہ سے وابستہ کر رکھا ہے۔ اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کر دے جس کا تو نے ارادہ کیا اور جس کے لیے تو نے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم کو اس دنیا میں بھیجا تاکہ ہم حقیقی رنگ میں اس کی بیعت کر سکیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز آپ کے جلسہ کو کامیاب کرے اور آپ سب کو بیعت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگ خلافت احمدیہ کے ہمیشہ وفادار رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو نیکی، تقویٰ اور خدمت اسلام اور خدمت انسانیت میں بڑھا کر آپ کی زندگیوں میں حقیقی تبدیلی پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

والسلام

(مرزا مسرور احمد) خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8 / اکتوبر 2019)

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں

اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں

ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں

ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تاکہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 / دسمبر 2019)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

اسلام جھوٹ بولنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص حالات میں جھوٹ بولنے کی اجازت دی؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں اس عام غلط فہمی کا ازالہ

سلطنتِ مدینہ کے معاہد بنونضیر اور بنوقریظہ کی عہد شکنی کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی کا ذکر

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

فتنہ پرداز اور اشتعال انگیز یہودی سردار سلّام بن ابی الحُقیق المعروف ابورافع کے قتل اور اس کی وجوہات کا تفصیلی بیان

اسلام آباد کی ابتدائی آبادکاری میں بے لوث خدمت بجالانے والے سلسلے کے دیرینہ خادم

مکرم تاج دین صاحب کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 / فروری 2020ء بمطابق 14 / تبلیغ 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گذشتہ خطبے میں حضرت محمد بن مسلمہؓ کے بارے میں بیان ہوا تھا اور کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج ان شاء اللہ بیان ہوگا۔ کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں یہ بیان ہوا تھا کہ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اسے بہانے سے گھر سے دور لے جا کر قتل کیا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے؟ نیز یہ بھی بیان ہوا تھا کہ ایک حدیث کے حوالے سے بعض علماء کے نزدیک تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت ہے، لیکن حقیقت میں یہ غلط تصور ہے یا حدیث کی غلط تشریح ہے جو کہ تین موقعوں پر غلط بیان کو یا جھوٹ کو جائز قرار دیتی ہے۔ بہرحال میں نے اُس وقت اس کی وضاحت کر دی تھی جو سیرت خاتم النبیینؐ میں بیان ہوئی ہے لیکن اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتاب 'نور القرآن' میں وضاحت سے روشنی ڈالی ہے جو ایک عیسائی کے اعتراض کے جواب میں آپؑ نے بیان فرمائی ہے۔ اس کا کچھ حصہ، اس میں سے بعض حصے مَیں ابھی بیان کروں گا جس سے اس بات کی بالکل وضاحت ہو جاتی ہے کہ اسلام جھوٹ بولنے کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عیسائی کے اعتراض کے جواب کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک یہ اعتراض ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے اور اپنے دین کو چھپا لینے کے واسطے قرآن میں صاف حکم دے دیا ہے مگر انجیل نے ایمان کو پوشیدہ رکھنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ اعتراض ہے۔ اس کے جواب میں آپؑ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ جس قدر راستی کے التزام کے لیے قرآن شریف میں تاکید ہے میں ہرگز باور نہیں کر سکتا کہ انجیل میں اس کا عشرِ عشیر بھی تاکید ہو۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُھَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ۔

یعنی اے ایمان والو! انصاف اور راستی پر قائم ہو جاؤ اور سچی گواہیوں کو للہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھاویں۔ آپؑ اس معترض کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اب اے ناخدا ترس ذرا انجیل کو کھول اور ہمیں بتلا کہ راست گوئی کے لیے ایسی تاکید انجیل میں کہاں ہے؟

پھر اسی عیسائی کو جس کا نام فتح مسیح تھا مخاطب کر کے پھر آپؑ لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے مگر یہ آپ کو اپنی جہالت کی وجہ سے غلطی لگی ہے اور اصل بات یہی ہے کہ کسی حدیث میں جھوٹ بولنے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ لفظ ہیں کہ اِنْ قُتِلْتَ وَاُحْرِقْتَ یعنی سچ کو مت چھوڑ اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔ پھر جس حالت میں قرآن کہتا ہے کہ تم انصاف اور سچ مت چھوڑو اگرچہ تمہاری جانیں بھی اس سے ضائع ہوں اور حدیث کہتی ہے کہ اگرچہ تم جلائے جاؤ اور قتل کیے جاؤ مگر سچ ہی بولو تو پھر اگر فرض کے طور پر کوئی حدیث قرآن اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہو تو وہ قابلِ سماعت نہیں ہوگی کیونکہ ہم لوگ اسی حدیث کو قبول کرتے ہیں جو احادیثِ صحیحہ اور قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہاں بعض احادیث میں توریہ کے جواز کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ یعنی مصلحت کے تحت بعض ذومعنی الفاظ بیان کر دیے۔ اور اسی کو نفرت دلانے کی غرض سے کذب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور جب ذومعنی بات ہوتی ہے تو اسی بات کو مخالفین نفرت دلانے کے لیے جھوٹ کے نام سے موسوم کر رہے ہیں اور فرمایا کہ اور ایک جاہل اور احمق جب ایسا لفظ کسی حدیث میں بطور تسامح کے لکھا ہوا پاوے یعنی کسی کو سمجھانے کے لیے جب کوئی لفظ اس کو آسان کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کو تسامح کے پاوے تو شاید اس کو حقیقی کذب ہی سمجھ لے کیونکہ وہ اس قطعی فیصلے سے بے خبر ہے کہ حقیقی کذب اسلام میں پلید اور حرام اور شرک کے برابر ہے مگر توریہ جو درحقیقت کذب نہیں گو کذب کے رنگ میں ہی اضطرار کے وقت عوام کے واسطے اس کا جواز حدیث سے پایا جاتا ہے مگر پھر بھی لکھا ہے کہ افضل وہی لوگ ہیں جو توریہ سے بھی پرہیز کریں اور توریہ اسلامی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ فتنہ کے خوف سے ایک بات کو چھپانے کے لیے یا کسی اَور مصلحت پر ایک راز کی بات مخفی رکھنے کی غرض سے ایسی مثالوں اور پیرایوں میں اس کو بیان کیا جائے کہ عقلمند تو اس بات کو سمجھ جائے اور نادان کی سمجھ میں نہ آئے اور اس کا خیال دوسری طرف چلا جائے جو متکلم کا مقصود نہیں اور غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ جو کچھ متکلم نے کہا وہ جھوٹ نہیں بلکہ حقِ محض ہے اور کچھ بھی کذب کی اس میں آمیزش نہ ہو اور نہ دل نے ایک ذرہ بھی کذب کی طرف مَیل کیا ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ جیسا کہ بعض احادیث میں دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے یا اپنی بیوی کو کسی فتنہ اور خانگی ناراضگی اور جھگڑے سے بچانے کے لیے یا جنگ میں اپنے مصالح دشمن سے مخفی رکھنے کی غرض سے اور دشمن کو اَور طرف جھکا دینے کی نیت سے توریہ کا جواز پایا جاتا ہے مگر باوصف اس کے بہت سی حدیثیں دوسری بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ توریہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے برخلاف ہے اور بہرحال کھلی کھلی سچائی بہتر ہے اگر اس کی وجہ سے قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حتّی الوسع اس سے مجتنب رہنے کا حکم کیا ہے تا مفہوم کلام کا اپنی ظاہری صورت میں بھی کذب سے مشابہ نہ ہو۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ احد میں اکیلے ہونے کی حالت میں برہنہ تلواروں کے سامنے کہہ رہے تھے کہ میں محمد ہوں، میں نبی اللہ ہوں، میں ابن عبد المطلب ہوں۔

یہاں یہ وضاحت کر دوں کہ جب کتاب چھپی تھی تو اسی کتاب کے حاشیے میں لکھا ہے کہ یہ سہو سے لکھا گیا ہے۔ یہ واقعہ غزوۂ حنین کا ہے۔ جنگِ احد کا نہیں۔ حالانکہ اب مجھے ہمارے ریسرچ سیل نے ہی 'سیرۃ الحلبیہ' کا حوالہ نکال کر بھجوایا ہے جس میں لکھا ہے کہ یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین اور احد دونوں جنگوں میں فرمائے تھے۔ اس لیے اب اشاعت کا جو شعبہ ہے، نظارت اشاعت بھی ہے ان کو بھی اس حاشیے کو آئندہ نکال دینا چاہیے۔ اکثر مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ جلد بازی سے کام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو الفاظ ہیں ان کا مطلب نکالنے کے لیے یا آسانی پیدا کرنے کے لیے حاشیے میں لکھ دیا جاتا ہے یہ غلطی تھی یا سہو

ہو گیا۔ حالانکہ بہت ساری ریسرچ کرنے کی ضرورت ہے، توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لیے بہرحال اب یہ حوالہ تو میرے سامنے آ گیا تھا اور بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ یہ الفاظ حنین اور اُحد دونوں مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔ بہرحال یہ وضاحت اس بارے میں بھی ہو گئی۔

اب آگے پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حدیث میں توریہ کو بطور تسامح کذب کے لفظ سے بیان بھی کیا گیا ہو تو یہ سخت جہالت ہے۔ یعنی الفاظ کو آسان کرنے کے لیے، سمجھانے کے لیے اگر کہیں کذب کا لفظ لکھ بھی دیا ہے تو فرمایا کہ یہ سخت جہالت ہے کہ کوئی شخص اس کو حقیقی کذب پر محمول کرے جبکہ قرآن اور احادیثِ صحیحہ بالاتفاق کذبِ حقیقی کو سخت حرام اور پلید ٹھہراتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی حدیثیں توریہ کے مسئلہ کو کھول کر بیان کر رہی ہیں تو پھر اگر فرض بھی کر لیں کہ کسی حدیث میں بجائے توریہ کے کذب کا لفظ آ گیا ہو تو نعوذ باللہ اس سے مراد حقیقی کذب کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ اس کے قائل کے نہایت باریک تقویٰ کا یہ نشان ہو گا جس نے توریہ کو کذب کی صورت میں سمجھ کر بطور تسامح کذب کا لفظ استعمال کیا ہو۔ ہمیں قرآن اور احادیث صحیحہ کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی امر اس کے مخالف ہو گا تو ہم اس کے وہ معنے ہرگز قبول نہیں کریں گے جو مخالف ہوں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں قرآن نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے اور نیز فرمایا ہے کہ جھوٹے شیطان کے مصاحب ہوتے ہیں اور جھوٹے بے ایمان ہوتے ہیں اور جھوٹوں پر شیاطین نازل ہوتے ہیں اور صرف یہی نہیں فرمایا کہ تم جھوٹ مت بولو بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ تم جھوٹوں کی صحبت بھی چھوڑ دو اور ان کو اپنا یار دوست مت بناؤ اور خدا سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ جب تو کوئی کلام کرے تو تیری کلام محض صدق ہو۔ ٹھٹھے کے طور پر ہنسی کے طور پر بھی اس میں جھوٹ نہ ہو۔ (ماخوذ از نور القرآن نمبر 2، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 402 تا 408)

(سیرۃ الحلبیہ جلد 2 صفحہ 310 باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وسلم، غزوہ احد مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

یہ تو اس کے حوالے سے بیان ہو رہا تھا جو پہلے بیان ہوا تھا۔ وضاحت ہو گئی۔ اب میں حضرت محمد بن مسلمہؓ کے باقی زندگی کے حوالے سے آگے چلتا ہوں۔ جب بنو نضیر نے دھوکے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اٹھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے لیے اٹھے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ بھی کچھ دیر انتظار کے بعد آپؐ کے پیچھے مدینہ آ گئے۔ جب صحابہ کرامؓ مدینہ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو بلایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! آپؐ اٹھ کر چلے آئے اور ہمیں علم نہ ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہودی میرے ساتھ دھوکا کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا تو مَیں اٹھ کر چلا آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی کہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ هَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡكُمۡ اَیۡدِیَهُمۡ فَكَفَّ اَیۡدِیَهُمۡ عَنۡكُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ (المائدہ: 11)

کہ اے ایمان دارو! تم اللہ کی اپنے اوپر نعمت یاد کرو جو اس وقت ہوئی تھی جب ایک قوم نے ارادہ کیا تھا کہ تم پر دست درازی کرے تب اس نے اس قوم کے ہاتھ تم سے روک دیے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

بہرحال حضرت محمد بن مسلمہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے پاس بھجوایا اور اس کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ جب حضرت محمد بن مسلمہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنو نضیر کے یہودیوں کے پاس جاؤ۔ انہیں کہو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے کیونکہ انہوں نے یہ سازش کی تھی اور اپنے عہد کا پاس نہیں کیا تھا، اس کو توڑا تھا اس لیے ان کی سزا یہ تھی کہ شہر سے نکل جائیں۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس ایک پیغام دے کر بھیجا ہے لیکن میں اس کا تذکرہ تب تک نہیں کروں گا جب تک میں تمہیں ایک ایسی بات نہ یاد کرا دوں جسے تم اپنی مجالس میں یاد کیا کرتے تھے۔ ایک پرانی بات کا ذکر کیا کہ وہ میں تمہیں یاد کرانا چاہتا ہوں۔ پھر یہود نے پوچھا کہ وہ کیا امر ہے؟ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ میں تمہیں اس تورات کی قسم دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر نازل کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میں تمہارے پاس آیا تھا تم نے اپنے سامنے تورات کھول رکھی تھی تم نے مجھے اس محفل میں کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ! اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہیں کھانا پیش کریں تو ہم تمہیں کھانا پیش کرتے ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہیں یہودی بنائیں تو ہم تمہیں یہودی بنا دیتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت کہا تھا کہ مجھے کھانا کھلاؤ، مجھے یہودی نہ بناؤ۔ بخدا میں کبھی بھی یہودی نہیں بنوں گا۔ پھر واقعہ ہوا کہ تم نے مجھے ایک طشت میں کھانا دیا اور تم لوگوں نے مجھے کہا تھا کہ تم یہ دین صرف اس لیے قبول نہیں کرتے کیونکہ یہ یہودیوں کا مذہب ہے۔ یعنی یہودیوں نے محمد بن مسلمہ کو کہا کہ تم اس لیے قبول نہیں کرتے کہ یہ یہودیوں کا مذہب ہے۔ گویا تم وہ حنیفیت چاہتے ہو جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہے۔ ابو عامر راہب تو اس کا مصداق نہیں ہے۔ یعنی جو سن رکھا ہے کہ نبی آنے والا ہے۔ اور ابو عامر راہب جو ہے وہ اس کا مصداق نہیں بن سکتا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اب تمہارے پاس وہ ہستی آئے گی جو مسکرانے والی ہے، جو جنگ کرنے والی ہے۔ اس کی آنکھوں میں سرخی ہے۔ وہ یمن کی طرف سے آئیں گے۔ وہ اونٹ پر سواری کریں گے۔ وہ چادر اوڑھیں گے۔ وہ تھوڑے پر قناعت کریں گے۔ ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہو گی۔ وہ حکمت کے ساتھ گفتگو کریں گے گویا وہ تمہارے قرابت دار ہیں۔ اللہ کی قسم! تمہاری اس بستی میں اب چھینا جھپٹی ہو گی اور قتل ہو گا اور مثلہ ہو گا۔ یہ سن کر یہود نے کہا کہ ہم اسی طرح کہا کرتے تھے۔ یہ ساری باتیں ان کو یاد کرائیں کہ تم اس طرح کہا کرتے تھے لیکن یہ وہ نبی نہیں ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں۔ حضرت محمد مسلمہؓ نے کہا کہ میں اپنے پیغام سے اب فارغ ہو چکا جو میں تمہیں یاد کرانا چاہتا تھا۔ پھر آپؓ نے اگلی بات شروع کی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ تم نے وہ معاہدہ توڑ دیا ہے جسے میں نے تمہارے لیے قائم کیا تھا کیونکہ تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے یہود کو ان کے اس ارادے کی خبر دی جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا تھا اور یہ کہ عمرو بن جحاش کیسے چھت پر چڑھا تاکہ وہ آپؐ پر پتھر گرا دے۔ اس پر انہوں نے چپ سادھ لی اور وہ ایک حرف تک نہ بول سکے۔ پھر حضرت محمد بن مسلمہؓ نے انہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میرے اس شہر سے نکل جاؤ۔ میں تمہیں دس دن کی مہلت دیتا ہوں اس کے بعد جو ادھر نظر آیا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ یہود نے کہا اے ابن مسلمہ! ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ یہ پیغام اَوس قبیلے کا کوئی شخص لے کر آئے گا۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے فرمایا اب دل تبدیل ہو چکے ہیں۔ چند دن یہود تیاری کرتے رہے۔ ان کی سواریاں ذوجدر مقام پر تھیں وہ لائی گئیں۔ ذوجدر قبا کی جانب مدینے سے چھ میل کے فاصلے پر ایک چراگاہ ہے وہاں ان کے جانور چرا کرتے تھے۔ وہی سواریاں تھیں وہ لائی گئیں وہاں سے۔ انہوں نے بنو اشجع قبیلے سے کرائے پر اونٹ لیے اور روانگی کی تیاری مکمل کی۔ یہ تاریخ کی کتاب کا حوالہ ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 317 تا 320 غزوہ بنی نضیر دار الکتب العلمیہ بیروت 1993ء) (سبل الہدیٰ والرشاد (مترجم) جلد 4 صفحہ 754 مطبوعہ زاویہ پبلشرز لاہور 2013ء) (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 132)

یہودیوں کے رویے کی کہ ان کا رویہ کس طرح ہوتا تھا؟ ایک جگہ اس کا بیان کرتے ہوئے جس میں بنو قریظہ کی غداری کا واقعہ ہے گو یہ پہلے حضرت عمار بن یاسرؓ کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے لیکن تاریخی لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دینا ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ لکھتے ہیں کہ

''بنو قریظہ کا معاملہ طے ہونے والا تھا۔ ان کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غزوہ خندق سے'' واپس آتے ہی اپنے صحابہؓ سے فرمایا: گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنو قریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ اور پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بنو قریظہ کے پاس بھجوایا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے معاہدہ کے خلاف یہ غداری کیوں کی؟ بجائے اس کے کہ بنو قریظہ شرمندہ ہوتے یا معافی مانگتے یا کوئی معذرت کرتے انہوں نے حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خاندان کی مستورات کو گالیاں دینے لگے اور کہا ہم نہیں جانتے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا چیز ہیں؟ ہمارا ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ حضرت علیؓ ان کا یہ جواب لے کر واپس لوٹے تو اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ یہود کے قلعوں کی طرف جا رہے تھے چونکہ یہود گندی گالیاں دے رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کے متعلق بھی ناپاک کلمات بول رہے تھے تو حضرت علیؓ نے اس خیال سے کہ آپؐ کو ان کلمات کے سننے سے تکلیف ہو گی عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ کیوں تکلیف کرتے ہیں! ہم لوگ اس لڑائی کے لیے کافی ہیں۔ آپؐ واپس تشریف لے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ وہ گالیاں دے رہے ہیں اور تم یہ نہیں چاہتے کہ میرے کان میں وہ گالیاں پڑیں۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہؐ! بات تو یہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کیا ہوا اگر وہ گالیاں دیتے ہیں۔ موسیٰ نبی تو ان کا اپنا تھا اس کو اس سے بھی زیادہ انہوں نے تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ یہ کہتے ہوئے آپؐ یہود کے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ○

(آل عمران: 140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالبِ دُعا: دھانو شیر پا، جماعت احمدیہ دیو متانگ (سکم)

ارشادِ باری تعالیٰ

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَیۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِیۡنَ○

(آل عمران: 138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

قلعوں کی طرف چلے گئے مگر یہود دروازے بند کر کے قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی حتیٰ کہ ان کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ چنانچہ قلعہ کی دیوار کے نیچے کچھ مسلمان بیٹھے تھے کہ ایک یہودی عورت نے اوپر سے پتھر پھینک کر ایک مسلمان کو مار دیا لیکن کچھ دن کے محاصرہ کے بعد یہود نے یہ محسوس کر لیا کہ وہ لمبا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تب ان کے سرداروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش کی کہ وہ ابولبابہ انصاری کو جو ان کے دوست اور اَوس قبیلہ کے سردار تھے ان کے پاس بھجوائیں تا کہ وہ ان سے مشورہ کر سکیں۔ آپؐ نے ابولبابہ کو بھجوا دیا۔ ان سے یہود نے یہ مشورہ پوچھا کہ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مطالبہ کو کہ فیصلہ میرے سپرد کرتے ہوئے تم ہتھیار پھینک دو، ہم یہ مان لیں؟ ابولبابہ نے منہ سے تو کہا ہاں! لیکن اپنے گلے پر اس طرح ہاتھ پھیرا جس طرح قتل کی علامت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک اپنا کوئی فیصلہ ظاہر نہیں کیا تھا مگر ابولبابہ نے اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے اس جرم کی سزا ’’یعنی جو مخالفین تھے، معاہدہ توڑنے والے یہودی تھے ان کے اس جرم کی سزا‘‘ سوائے قتل کے اَور کیا ہو گی۔ بغیر سوچے سمجھے اشارہ کے ساتھ ان سے ایک بات کہہ دی جو آخر ان کی تباہی کا موجب ہوئی۔ چنانچہ یہود نے کہہ دیا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ مان لیتے تو دوسرے یہودی قبائل کی طرح ان کو زیادہ سے زیادہ یہی سزا دی جاتی کہ ان کو مدینہ سے جلا وطن کر دیا جاتا مگر ان کی بدقسمتی تھی۔‘‘ یہود نے فیصلہ نہیں مانا اور یہ کہا کہ اگر وہ مان لیتے تو یہی ہوتا کہ ان کو جلا وطنی کی سزا ہو جاتی مگر ان کی بدقسمتی تھی کہ ’’انہوں نے کہا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ماننے کے لیے تیار نہیں بلکہ ہم اپنے حلیف قبیلہ اَوس کے سردار سعد بن معاذؓ کا فیصلہ مانیں گے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے ہمیں منظور ہو گا لیکن اس وقت یہود میں اختلاف ہو گیا۔ یہود میں سے بعض نے کہا کہ ہماری قوم نے غداری کی ہے اور مسلمانوں کے رویے سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مذہب سچا ہے وہ لوگ اپنا مذہب ترک کر کے اسلام میں داخل ہو گئے۔ ایک شخص عمرو بن سُعدی نے جو اس قوم کے سرداروں میں سے تھا اپنی قوم کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے غداری کی ہے کہ معاہدہ توڑا ہے اب یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہود نے کہا نہ مسلمان ہوں گے نہ جزیہ دیں گے۔‘‘ ان میں سے اکثریت یہی تھی ’’کہ اس سے قتل ہونا اچھا ہے۔ پھر اس شخص نے ان سے کہا میں تم سے بری ہوتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر وہ قلعہ سے نکل کر باہر چل دیا۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکل رہا تھا تو مسلمانوں کے ایک دستہ نے جس کے سردار محمد بن مسلمہؓ تھے اسے دیکھ لیا اور اسے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ اس نے بتایا کہ میں فلاں ہوں۔ اس پر محمد بن مسلمہؓ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ اِقَالَةَ عَثَرَاتِ الْكِرَامِ۔ یعنی آپ سلامتی سے چلے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی الٰہی! مجھے شریفوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے نیک عمل سے کبھی محروم نہ کیجیو۔ یعنی یہ شخص کیونکہ اپنے فعل پر اور اپنی قوم کے فعل پر پچھتا تا ہے تو ہمارا بھی اخلاقی فرض ہے کہ اسے معاف کر دیں۔ اس لیے میں نے اسے گرفتار نہیں کیا اور جانے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ ایسے ہی نیک کاموں کی توفیق بخشتا رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے محمد بن مسلمہؓ کو سرزنش نہیں کی‘‘ کچھ نہیں پوچھا ’’کہ کیوں اس یہودی کو چھوڑ دیا بلکہ اس کے فعل کو سراہا‘‘ یا تعریف کی۔

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 282 تا 284)

پس مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تربیت کے مطابق ہمیشہ انصاف کا سلوک کیا ہے۔

اہلِ خیبر کی جب شرارت ہوئی تو پھر اس کی وجہ سے ابو رافع یہودی کا قتل ہوا اس کا واقعہ اس طرح ہے۔ اور قتل کرنے کے لیے جو صحابہ کی جماعت بھیجی گئی تھی اس میں بھی حضرت محمد بن مسلمہؓ شامل تھے جنہوں نے ابو رافع یہودی کو قتل کیا تھا۔ قتل تو ایک شخص نے کیا تھا لیکن بہرحال وہ جماعت جو وہاں گئی تھی ان میں یہ شامل تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس واقعہ کی تفصیل تواریخ سے لے کے اس طرح بیان کی ہے کہ

جن یہودی رؤسا کی مفسدانہ انگیخت اور اشتعال انگیزی سے 5ہجری کے آخر میں مسلمانوں کے خلاف جنگِ احزاب کا خطرناک فتنہ برپا ہوا تھا اس میں سے حُیی بن اخطب تو بنو قریظہ کے ساتھ اپنے کیفرِ کردار کو پہنچ چکا تھا لیکن سلّام بن ابی الحقیق جس کی کنیت ابو رافع تھی ابھی تک خیبر کے علاقہ میں اسی طرح آزادانہ اور اپنی فتنہ انگیزی میں مصروف تھا بلکہ احزاب کی ذلت بھری ناکامی اور پھر بنو قریظہ کے ہولناک انجام نے اس کی عداوت کو اَور بھی زیادہ کر دیا تھا اور چونکہ قبائل غطفان کا مسکن خیبر کے قریب تھا اور خیبر کے یہودی اور نجد کے قبائل آپس میں گویا ہمسائے تھے اس لیے اب ابو رافع نے جو ایک بہت بڑا تاجر اور امیر کبیر انسان تھا دستور بنا لیا تھا کہ نجد کے وحشی اور جنگجو قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں وہ کعب بن اشرف کا پورا پورا مثیل تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس نے غطفانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حملہ آور ہونے کے لیے اموالِ کثیر سے امداد دی اور تاریخ سے ثابت ہے کہ ماہ شعبان میں بنو سعد کی طرف سے جو خطرہ مسلمانوں کو پیدا ہوا تھا اور اس کے سدباب کے لیے حضرت علیؓ کی کمان میں ایک فوجی دستہ مدینہ سے روانہ کیا گیا تھا اس کی تہ میں بھی خیبر کے یہودیوں کا ہاتھ تھا جو ابو رافع کی قیادت میں یہ سب شرارتیں کر رہے تھے۔ مگر ابو رافع نے اسی پر بس نہیں کی۔ اس کی عداوت کی آگ مسلمانوں کے خون کی پیاسی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اس کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتا تھا۔ چنانچہ بالآخر اس نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جنگِ احزاب کی طرح نجد کے قبائل غطفان اور دوسرے قبیلوں کا پھر ایک دورہ کرنا شروع کیا اور انہیں مسلمانوں کے تباہ کرنے کے لیے ایک لشکرِ عظیم کی صورت میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے پھر وہی احزاب والے منظر پھرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ خزرج کے بعض انصاری حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب اس فتنہ کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کسی طرح اس فتنہ کے بانی مبانی ابو رافع کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سوچتے ہوئے کہ ملک میں وسیع کشت و خون کی بجائے ایک مفسد اور فتنہ انگیز آدمی کا مارا جانا بہت بہتر ہے ان صحابیوں کو اجازت مرحمت فرمائی اور عبد اللہ بن عتیک انصاریؓ کی سرداری میں چار خزرجی صحابیوں کو ابو رافع کی طرف روانہ فرمایا مگر چلتے ہوئے تاکید فرمائی کہ دیکھنا کسی عورت یا بچے کو ہرگز قتل نہ کرنا۔ چنانچہ 6ہجری کے ماہ رمضان میں یہ پارٹی روانہ ہوئی اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کر کے واپس آ گئی اور اس طرح اس مصیبت کے بادل مدینہ کی فضا سے ٹل گئے۔ اس واقعہ کی تفصیل بخاری میں ہے جس کی روایت اس معاملہ میں صحیح ترین روایت ہے۔ اس میں اس طرح درج ہے کہ براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایک پارٹی ابو رافع یہودی کی طرف روانہ فرمائی اور ان پر عبد اللہ بن عتیک انصاریؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ ابو رافع کا قصہ یہ تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سخت دکھ دیا کرتا تھا اور آپؐ کے خلاف لوگوں کو ابھارتا تھا اور ان کی مدد کیا کرتا تھا۔ جب عبد اللہ بن عتیکؓ اور ان کے ساتھی ابو رافع کے قلعہ کے قریب پہنچے اور سورج غروب ہو گیا تو عبد اللہ بن عتیکؓ نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑا اور خود قلعہ کے دروازے کے پاس پہنچے اور اس کے قریب اس طرح چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے جیسے کوئی شخص کسی حاجت کے لیے بیٹھا ہو۔ جب قلعہ کا دروازہ بند کرنے والا شخص دروازہ پر آیا تو اس نے عبد اللہؓ کی طرف دیکھ کر آواز دی کہ اے شخص! میں قلعے کا دروازہ بند کرنے لگا ہوں۔ تم نے اندر آنا ہو تو جلد آ جاؤ۔ عبد اللہؓ چادر میں لپٹے لپٹائے جلدی سے دروازہ کے اندر داخل ہو کر ایک طرف کو چھپ گئے اور دروازہ بند کرنے والا شخص دروازہ بند کر کے اور اس کی کنجی ایک قریب کی کھونٹی سے لٹکا کر چلا گیا۔

اس کے بعد عبد اللہ بن عتیکؓ کا اپنا بیان ہے کہ مَیں اپنی جگہ سے نکلا اور سب سے پہلے میں نے قلعہ کے دروازے کا قفل کھول دیا تا کہ ضرورت کے وقت جلدی اور آسانی کے ساتھ باہر نکلا جا سکے۔ اس وقت ابو رافع ایک چوبارے میں تھا اور اس کے پاس بہت سے لوگ مجلس جمائے بیٹھے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جب یہ لوگ اٹھ کر چلے گئے اور خاموشی ہو گئی تو میں ابو رافع کے مکان کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا اور میں نے یہ احتیاط کی کہ جو دروازہ میرے راستہ میں آتا تھا اسے میں آگے گزر کر اندر سے بند کر لیتا تھا۔ جب میں ابو رافع کے کمرے میں پہنچا تو اس وقت وہ چراغ بجھا کر سونے کی تیاری میں تھا اور کمرہ بالکل تاریک تھا۔ میں نے آواز دے کر ابو رافع کو پکارا۔ جس کے جواب میں اس نے کہا۔ کون ہے؟ بس میں اس آواز کی سمت کا اندازہ کر کے اس کی طرف لپکا اور تلوار کا ایک زوردار وار کیا مگر اندھیرا بہت تھا اور میں اس وقت گھبرایا ہوا تھا اس لیے تلوار کا وار غلط پڑا اور ابو رافع چیخ مار کر چلایا جس پر میں کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کمرہ کے اندر جا کر اپنی آواز کو بدلتے ہوئے پوچھا۔ ابو رافع یہ شور کیسا ہوا تھا؟ اس نے میری بدلی ہوئی آواز کو نہ پہچانا اور کہا کہ تیری ماں تجھے کھوئے مجھ پر ابھی ابھی کسی شخص نے تلوار کا وار کیا ہے۔ میں یہ آواز سن کر پھر اس کی طرف لپکا اور تلوار کا وار کیا۔ اس دفعہ وار کاری پڑا مگر وہ مرا پھر بھی نہیں جس پر میں نے اس پر ایک تیسرا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

اس کے بعد میں جلدی جلدی دروازے کھولتا ہوا مکان سے باہر نکل آیا لیکن جب میں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہا تھا تو ابھی چند قدم ہی باقی تھے کہ میں سمجھا کہ میں سب قدم اتر آیا ہوں جس پر میں اندھیرے میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پنڈلی کا جوڑ اتر گیا مگر میں اسے اپنی پگڑی سے باندھ کر گھسٹتا ہوا باہر نکل گیا لیکن میں نے اپنے جی میں کہا کہ جب تک ابو رافع کے مرنے کا اطمینان نہ ہو جائے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ میں قلعے کے پاس ہی ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ جب صبح ہوئی تو قلعہ کے اندر سے کسی کی آواز میرے کان میں آئی کہ ابو رافع تاجر حجاز وفات پا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی — سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ رَبِّ ذُوالْمِنَن — یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت — دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت — کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

اس کے بعد میں اٹھا اور آہستہ آہستہ اپنے ساتھیوں میں آملا اور پھر ہم نے مدینہ میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابورافع کے قتل کی اطلاع دی۔ آپؐ نے سارا واقعہ سن کر مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنا پاؤں آگے کرو۔ میں نے اپنا پاؤں آگے کیا تو آپؐ نے دعا مانگتے ہوئے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا جس کے بعد میں نے یوں محسوس کیا کہ گویا مجھے کوئی تکلیف پہنچی تھی نہیں تھی۔

ایک دوسری روایت میں ذکر آتا ہے کہ جب عبداللہ بن عتیکؓ نے ابورافع پر حملہ کیا تو اس کی بیوی نے نہایت زور سے چلانا شروع کیا جس پر مجھے فکر ہوا کہ اس کی چیخ وپکار سن کر کہیں دوسرے لوگ نہ ہوشیار ہو جائیں اس پر میں نے اس کی بیوی پر تلوار اٹھائی مگر پھر یہ یاد کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا ہے میں اس ارادے سے باز آگیا۔

پھر سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ ابورافع کے قتل کے جواز کے متعلق ہمیں اس جگہ کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ابورافع کی خون آشام کارروائیاں تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہیں اور اس سے ایک ملتے جلتے واقعہ میں ایک تفصیلی بحث کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں بیان ہو چکی ہے۔

اس وقت مسلمان نہایت کمزوری کی حالت میں چاروں طرف سے مصیبت میں مبتلا تھے سارا ملک مسلمانوں کو مٹانے کے لیے متحد ہو رہا تھا۔ ایسے نازک وقت میں ابورافع عرب کے مختلف قبائل کو اسلام کے خلاف ابھار رہا تھا۔ (یہ میں خلاصہ بیان کر رہا ہوں پوری تاریخ نہیں بیان کر رہا کہ کیوں اس کا قتل جائز تھا؟) اس کا اور اس بات کی تیاری کر رہا تھا کہ غزوۂ احزاب کی طرف عرب کے وحشی قبائل پھر متحد ہو کر مدینے پر دھاوا بول دیں۔ عرب میں اس وقت کوئی حکومت نہیں تھی کہ جس کے ذریعہ دادرسی چاہی جاتی بلکہ ہر قبیلہ اپنی جگہ آزاد اور خود مختار تھا۔ پس سوائے اس کے کہ اپنی حفاظت کے لیے خود کوئی تدبیر کی جاتی اور کوئی صورت نہیں تھی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 721 تا 724)

پچھلے خطبے میں اس کی یہ تفصیل بھی بیان ہو چکی ہے کہ کیوں کیا وجوہات تھیں؟ حکومت کے ضمن میں، کوئی حکومت نہیں تھی اور جو حکومت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تھی۔ بہرحال ان حالات میں صحابہ نے جو کچھ کیا وہ بالکل درست اور بجا تھا اور حالتِ جنگ میں جب کہ ایک قوم موت وحیات کے ماحول میں سے گزر رہی ہو اس قسم کی تدابیر بالکل جائز سمجھی جاتی ہیں۔

حضرت عمرؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو اپنے دورِ خلافت میں جُہینہ قبیلہ سے وصولی زکوٰۃ کے لیے مقرر کیا تھا۔ جب کبھی کسی عامل کے خلاف دربار خلافت میں شکایات موصول ہوتیں تو حضرت عمرؓ تحقیق کے لیے انہیں روانہ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کو ان پر اعتماد تھا اس لیے سرکاری محاصل کی وصولی کے لیے بھی ان ہی کو، حضرت محمد بن مسلمہؓ کو، بھیجا جاتا تھا۔ وہ حضرت عمرؓ کے ہاں مختلف علاقوں کے مشکل معاملات کو سلجھانے کے لیے مقرر تھے۔ کوفہ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے محل تعمیر کیا تو اس کی چھان بین کے لیے حضرت عمرؓ کے نمائندے تھے۔ اس کے متعلق روایت کچھ یوں ملتی ہے کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک محل بنایا ہے اور اس کا دروازہ رکھا ہے جس کی وجہ سے آواز سنائی نہیں دیتی۔ چنانچہ آپؓ نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو روانہ کیا اور حضرت عمرؓ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حسبِ منشا کوئی کام کرنا چاہتے تو ان ہی کو یعنی محمد بن مسلمہؓ کو روانہ کیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا سعد کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ جلا دینا۔ چنانچہ وہ کوفہ پہنچے، دروازے پر پہنچے تو چقماق نکالی، آگ سلگائی پھر دروازے کو جلا دیا۔ حضرت سعد کو معلوم ہوا تو وہ باہر تشریف لائے اور حضرت محمد بن مسلمہؓ نے انہیں ساری بات بتائی کہ میں نے کیوں جلایا ہے۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد 6 صفحہ 28، محمد بن مسلمہؓ)

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہؓ کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار بنوالی۔ کہتے تھے کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا تھا۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار تحفہ میں دی اور فرمایا کہ اس سے مشرکین سے جہاد کرنا جب تک وہ تم سے قتال کرتے رہیں اور جب تُو مسلمانوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیں تو اسے یعنی تلوار کو کسی چٹان کے پاس لا کر مارنا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہارے پاس کسی خطا کار کا ہاتھ پہنچے یا تمہیں موت آلے۔ پس آپؓ نے ایسا ہی کیا۔ آپؓ فتنوں سے الگ رہے اور جنگِ جمل اور صِفین میں شامل نہیں ہوئے۔

(اسد الغابہ۔ جلد چہارم صفحہ 319 اور الاصابہ جلد 6 صفحہ 29 محمد بن مسلمہ)

ضُبَیْعَہ بِن حُصَین ثَعْلَبِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حُذَیفہؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جسے فتنہ کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہم نے کہا وہ کون ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ وہ حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ ہیں۔ پھر جب حضرت حذیفہؓ فوت ہو گئے اور فتنہ ظاہر ہو گیا تو مَیں ان لوگوں کے ساتھ نکلا جو مدینہ سے نکل رہے تھے۔ پھر میں پانی کے ایک مقام پر پہنچا۔ وہاں پانی available تھا۔ میں نے وہاں ایک ٹوٹا ہوا خیمہ دیکھا جو ایک طرف کو جھکا ہوا تھا اور ہوا کے تھپیڑے اسے لگ رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ خیمہ کس کا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ محمد بن مسلمہؓ کا خیمہ ہے۔ میں ان کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ ایک عمر رسیدہ انسان ہیں۔ میں نے ان سے کہا: اللہ آپؓ پر رحم فرمائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ آپؓ مسلمانوں کے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ آپؓ نے اپنا شہر اور اپنا گھر اور اپنے اہل وعیال اور اپنے پڑوسی چھوڑ دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ سب کچھ شر سے کراہت کی وجہ سے چھوڑا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ جزء ثالث صفحہ 339۔ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ان کی وفات کے متعلق اختلاف ہے کہ کب ہوئی؟ مختلف روایات کے مطابق تینتالیس، چھیالیس یا سینتالیس ہجری میں مدینے میں آپؓ کی وفات ہوئی اور اس وقت آپؓ کی عمر 77 سال تھی۔ آپؓ کی نمازِ جنازہ مَروان بن حکم نے پڑھائی جو اس وقت مدینے کے امیر تھے۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ کسی نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 5 صفحہ 107 محمد بن مسلمہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

(الاستیعاب فی معرفۃ الصحاب جلد 3 صفحہ 433 محمد بن مسلمہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2010ء)

ان کا یہ ذکر اب ختم ہوا۔ نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا جو مکرم تاج دین صاحب ولد صدر دین صاحب کا ہے۔ 10 فروری کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ یہ یوگنڈا میں پیدا ہوئے۔ 1967ء میں یو۔کے شفٹ ہو گئے۔ 1984ء میں جب اسلام آباد کی زمین خریدی گئی تو مرحوم نے اسلام آباد کے لیے اپنی خدمات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ پھر بائیس سال تک اسلام آباد میں بڑے اخلاص کے ساتھ بڑی بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔ اسلام آباد میں پہلے جلسے کے انعقاد سے لے کر آخری جلسے تک انتھک محنت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو ہر سہولت پہنچانے کی ممکن کوشش کرتے رہے۔ ہر قسم کا ٹیکنیکل کام کر سکتے تھے اس لیے ان کو اسلام آباد میں دن رات ہر قسم کے کام کرنے کی توفیق ملی جس میں الیکٹرک، پلمبنگ، سینٹری، لکڑی وغیرہ کا کام شامل ہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ دین دار تھے۔ انتہائی خوش مزاج تھے۔ اطاعت گزار تھے۔ بڑے دھیمے مزاج کے انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بڑا گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ ان کے پوتے مدبر دین صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ انہوں نے یو۔کے سے جامعہ پاس کیا تھا اور ایم۔ٹی۔اے میں آج کل کام کر رہے ہیں۔ یہ لکھتے ہیں کہ اکثر لوگ جو اسلام آباد میں رہا کرتے تھے بتاتے ہیں کہ انتہائی محنتی تھے۔ میرے دادا جان بتاتے تھے کہ جب وہ اسلام آباد آئے تو شروع میں بالکل اکیلے رہتے تھے۔ نہ تو کوئی بجلی اور نہ ہی ہیٹنگ تھی۔ بہت مشکل وقت تھا۔ مگر وہ اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ ان کو جماعت اور خلیفۂ وقت کے لیے قربانی دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ وقت پر نماز پڑھنا، خود ہاتھ سے کام کرنا، مہمان نوازی اور صبر ان کے چند نمایاں اوصاف تھے۔ اور لکھنے والوں نے بھی ان کی یہی خوبیاں لکھی ہیں اور مجید سیالکوٹی صاحب نے بھی یہی بتایا ہے کہ یہاں اسلام آباد میں انہوں نے ورکشاپ بنائی۔ مشینوں کے کام کے ماہر تھے۔ لندن کی مختلف کمپنیوں سے رابطے کیے۔ اسلام آباد کی ہر بیرک کو باری باری آباد کیا۔ پھر رہائش کے قابل بنایا۔ اپنی ٹیم بنانے کے گُر بھی جانتے تھے۔ ہر سردیاں گرمیاں مصروف رہتے تھے کیونکہ پرانی چیزیں تھیں سب کو ٹھیک کرنا۔ دوبارہ نئے سرے سے بحال کرنا بڑا کام تھا جو بڑی محنت سے انہوں نے کیا اور پھر ہمیشہ خوش مزاج رہتے تھے۔ یہی کہا کرتے تھے کہ بس میرے لیے دعا کرو۔ کام کے دوران دن رات ایک چھوٹے سے کمرے میں وہاں اسلام آباد میں رہتے تھے، کبھی انہوں نے وہاں بیوی بچوں کی پروا نہیں کی جو لندن میں رہتے تھے اور کبھی کبھی ان کے پاس آجاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی ان کی طرح اخلاص و وفا میں بڑھائے اور صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 06/مارچ 2020ء صفحہ 5 تا 9)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

۞ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ انسانی قدروں کو سامنے رکھا۔ اسی لیئے قرآن کریم نے بھی آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے، شدت پسندی کی تعلیم اسلام نے کبھی بھی نہیں دی ☆

۞ میں احمدیوں کو بھی کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کے بننے کے بعد اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس شہر کے لوگوں کی خدمت کریں اور اس ملک کے لوگوں کی خدمت کریں اور یہ ثابت کریں کہ ہم لوگ امن کی فضا میں رہنا چاہتے ہیں ☆

۞ قرآن کریم نے مسجد کا جو مقصد بتایا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کیلئے جمع ہوں اور پھر یہ بھی بتایا کہ تمہاری عبادت بھی ایسی ہونی چاہئے جو خدا تعالیٰ کے حق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حق بھی ادا کرنے والی ہو ☆

۞ ایک حقیقی مسلمان جب مسجد کا نام لیتا ہے تو وہ ایک ایسی عمارت کا نام لیتا ہے جس میں جا کر وہ ایک خدا کی عبادت کرے اور جہاں اپنے لیے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے وہاں دنیا کیلئے بھی دعا کرے کہ دنیا میں بھی اور ماحول میں بھی امن و سلامتی پیدا ہو ☆

ویزبادن (جرمنی) میں مسجد مبارک کی افتتاحی تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

● خلیفہ کی تقریر بہت عمدہ تھی، آپ لوگ دنیا سے نفرت ختم کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں اور پیار، محبت اور برداشت کے رویّوں کو فروغ دے رہے ہیں ☆

● خلیفہ کی تقریر بہت متاثر کن تھی، آپ نے اسلام کی بھرپور تصویر پیش کی ہے، اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی ہے ☆

● میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے ایک بھرپور پیغام دیا ہے، ایک امن کا پیغام بھائی چارہ کا پیغام اور یہ پیغام تمام دنیا کیلئے ہے ☆

● خلیفہ کا خطاب بہت متاثر کن تھا، آپ نے حقوق انسانیت اور بالخصوص ہمسایوں کے حقوق پر اسلامی تعلیم پیش کی، خلیفہ کی تقریر حیران کن تھی، آپ کی تقریر بہت ہی متاثر کن تھی ☆

● اسلام کی یہ شاخ امن پسند شاخ ہے، یہ اسلام کی اصل تصویر ہے، یہ ایسا اسلام ہے، جس میں انسانیت ہے، پیار ہے، محبت ہے، اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام ہمیں بتایا جاتا ہے، وہ اسلام نہیں بلکہ کوئی اور شے ہے، خلیفہ کی باتوں سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ غیر معمولی جماعت ہے ☆

● ہمیں اس علاقہ میں آپ جیسے لوگوں کی بہت ضرورت ہے، اس وقت دنیا میں جو افراتفری اور بدنظمی ہے اس ماحول میں آپ کی ضرورت ہے ☆

مسجد مہدی (اسٹراسبرگ) کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور کا خطاب سننے کے بعد مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

12؍اکتوبر 2019ء (بروز ہفتہ) بقیہ رپورٹ

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 30 فیملیز کے 123 افراد اور 4 نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز

Lille Seine et Marne	Lyon
Besancon	Epernay
Saint Denis	Metz
-	Paris

کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان میں سے بعض بڑے لمبے فاصلے طے کر کے پہنچی تھیں۔

Epernay سے آنے والی فیملی 355 کلومیٹر، پیرس سے آنے والی 490 کلومیٹر، Lyon سے آنے والی 495 کلومیٹر اور Lille کی جماعت سے آنے والی فیملیز 525 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور از راہ شفقت چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 5 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مہدی'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب میں شریک مہمانوں کے تاثرات

آج کی تقریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کثرت سے مہمان آئے۔ جس ہال میں تقریب تھی وہ بھر چکا تھا۔ قریباً ایک صد سے زائد مہمانوں کے لیے مارکی میں انتظام کیا گیا اور انہوں نے MTA کے ذریعہ یہ سارا پروگرام دیکھا۔ مہمان حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور بہتوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ بعض مہمانوں کے تأثرات پیش ہیں۔

☆اس ریجن کے 33 دیہات کی ایک تنظیم کی صدر Justin de Jeune بھی اس پروگرام میں شریک تھی۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہے کہ: ہم یہاں صرف اس لیے آئے ہیں کہ آپ لوگ دنیا سے نفرت ختم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور اس کے مقابل پر پیار محبت اور برداشت کے رویّوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ میرے خیال میں دنیا کا بہترین جذبہ محبت ہے۔ یہی جذبہ ہے جو ہم سب کو متحد کرتا ہے۔ اس سے بہتر کیا چیز ہو سکتی ہے کہ کسی کی مدد کی جائے، کوئی گر جائے تو ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا جائے۔ میں فساد کے خلاف آپ لوگوں کی کوششوں کو سراہتی ہوں اور پیار و محبت پھیلانے کے لیے آپ کی شکر گزار ہوں۔ اسی مقصد کے لیے ہم یہاں اکٹھے ہیں۔

خلیفہ کی تقریر بہت عمدہ تھی۔ اس تقریر سے مجھے پھر یقین حاصل ہوا ہے کہ آپ لوگ معاشرے کی بہتری کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ لوگ ایک دوسرے سے تعاون کے ساتھ رہتے ہیں اور امن کے قیام کے لیے ہر موقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ خلیفہ نے یہی بات کی ہے، امن کی بات کی ہے اور آنے والی نسلوں کو جینے کی امید دلائی ہے۔ آپ نے برداشت اور محبت کی بات کی ہے اور یہ ہمارے لیے بہت ہی حوصلہ افزا ہے۔

☆ کونسل آف Barin میں ایک شعبہ کے نائب صدر بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ یہ کہتے ہیں: ہمارے علاقہ میں تبت سے تعلق رکھنے والے بدھ مت کا یورپین سنٹر ہے۔ مَیں مذاہب کے بارے میں جانتا ہوں، عیسائیت، یہودیت، جوڈیو کرسچین، بدھ مت وغیرہ کی خدمات سے بخوبی آگاہ ہوں۔ خلیفہ کی تقریر بہت متاثر کن تھی۔ ایک آپ کے الفاظ تھے اور ایک آپ کا نظریہ تھا اور وہ یہ تھا کہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' آپ نے اسلام کی بھرپور تصویر پیش کی ہے۔ آجکل جیسا کہ اسلام کو سمجھا جاتا ہے آپ نے اسکے برخلاف اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی ہے۔ آپ کے الفاظ اور آپ کے نظریہ میں بہت مطابقت ہے۔ آپ ہر ایک کیلئے اپنے دروازے کھلے رکھنے پر یقین رکھتے ہیں اور آج کی تقریب سے میں نے یہی سیکھا ہے۔ یہ امن کا راستہ ہے۔

☆Martine Wonner ممبر آف فرنچ پارلیمنٹ نے تقریب کے بعد اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرا یہاں آنا بہت ضروری تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے ایک بھرپور پیغام دیا ہے۔ ایک امن کا پیغام، بھائی چارہ کا پیغام دیا ہے اور یہ پیغام تمام دنیا کیلئے ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کی جماعت پر بہت سے ملکوں میں مظالم ہو رہے ہیں لیکن یہ مظالم بھی آپ لوگوں کا راستہ نہیں روک پائے۔ احمدی بہت فعاّل ہیں، یہ کچھ کر دکھانا چاہتے ہیں اور ان کے اعمال سے ان کا ماٹو جھلک رہا ہے۔ مَیں نے اس مسجد کے بارے میں خلیفہ سے بھی بات کی ہے۔ مَیں پھر بعد میں بھی آؤں گی جب کہ یہاں کم لوگ ہوں گے اور آپ لوگوں سے بیٹھ کر تسلّی سے بات کرنے کا موقع ملے گا اور پھر آپ کی اقدار بہتر طور پر جان سکوں گی۔ یہ ہمارے معاشرے کیلئے، اسکی بہتری کیلئے بہت ضروری ہے۔

خلیفہ نے امن کی بات کی ہے، برداشت کی بات کی ہے۔ فرانس کے لیے، فرانس کے شہریوں کے لیے یہ پیغام بہت اہم ہے۔ فرنچ لوگوں کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ جو اسلام ہم میڈیا سے جانتے ہیں وہ مختلف ہے۔ ہمیں اس اصل اور حقیقی اسلام کو جاننے کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں خلیفہ کی تقریر کو تو تمام دنیا میں بڑے پیمانے پر براڈ کاسٹ کرنا چاہیے۔

موصوفہ نے مزید کہا: جس طرح سے لوگ اسلام سے متنفّر ہوتے جا رہے ہیں تو اس کا حل تو یہی نظر آتا ہے کہ اس علاقہ میں مسجد بنائی جائے تا کہ لوگ حقیقی اسلام اور اسکے امن کے پیغام سے واقف ہوں۔ اسلام تو یقیناً ایک

امن کا مذہب ہے کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگر ایک انسان دوسرے کو قتل کرتا ہے تو یہ ایسا ہی ہے کہ گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کر دیا ہے۔ تو اب کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس تعلیم کے باوجود اسلام امن کا مذہب نہ ہو۔ میں اس علاقہ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں اور حضور کو خوش آمدید کہتی ہوں Hurtigheim میں تشریف لائے۔

☆Strasbourg کی مسجد کے افتتاح پر Eubajia صاحب اور Burgeais صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کیا ہے کہ ہم نے آج کی تقریب کے لیے موصولہ دعوت قبول کرنے سے قبل انٹرنیٹ پر آپ کی جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ جماعت احمدیہ کی کاوشوں کے بارہ میں جان کر ہم نے دلی بشاشت سے دعوت قبول کی اور سب سے زیادہ ہمیں اس بات کی خوشی ہوئی ہے کہ یہاں بین المذاہبی مفاہمت کو فروغ دیا گیا۔ خلیفہ کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ آپ نے حقوق انسانیت اور بالخصوص ہمسایوں کے حقوق پر اسلامی تعلیم پیش کی۔

ایک شخص نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں ایک قریبی گاؤں سے آیا ہوں۔ میں آپ لوگوں کے بارے میں جاننا چاہتا تھا، آپ لوگوں سے سننا چاہتا تھا اور آپ لوگوں سے خود ملنا چاہتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بطور ہمسایہ ہمیں ایک دوسرے کو جاننا چاہیے۔ خلیفہ کی تقریر حیران کن تھی۔ اصل میں مجھے آپ لوگوں کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے، میں آپ کی جماعت، اس کے مقصد وغیرہ سے لاعلم ہوں۔ آپ کی تقریر بہت ہی متاثر کن تھی۔ اس میں بھائی چارہ کا پیغام تھا۔ آپ نے وہ پیغام دیا جو ہم سب کی فطرت پہلے ہی تقاضا کرتی ہے اور ان خدشات کو دور کیا ہے جو معاشرے میں رائج ہیں۔

☆ایک صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ نئے رابطے بنے ہیں۔ یہ عمارت بہت عمدہ ہے اور متاثر کن ہے۔ میں پروٹسٹنٹ ہوں اور آزادیٔ رائے پر یقین رکھتا ہوں۔ میرے خیال میں بین المذاہب مکالمہ بہت ضروری ہے، ایک دوسرے سے ملنا اور بات کرنا بہت ضروری ہے۔

☆ایک خاتون Harriette اور اس کے خاوند Charles بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے اور میرے خاوند کو یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ خلیفہ کی تقریر بہت اہم تھی۔ یہ ایک بہت عظیم پیغام تھا، جو کہ ہمارے خیال میں تمام دنیا میں جانا چاہیے۔ اسی پیغام کی دنیا کو ضرورت ہے۔

☆ایک ہندو خاتون بھی اس پروگرام میں شریک تھی۔ یہ کہتی ہے: میں کمپیوٹر پروگرامر ہوں اور مجھے ایک احمدی خاتون نے یہاں آنے کی دعوت دی۔ میرا تعلق ہندو ایسوسی ایشن سے ہے۔ یہاں آ کر بہت خوشی ہوئی۔ بہت ہی اچھا ماحول تھا اور بہت پیارا پیغام دیا گیا ہے۔ محبت اور برداشت کا پیغام بہت اہم ہے۔ خلیفہ کی تقریر میں یہ پیغام بہت اہم تھا۔ آپ کی تقریر سے ایک اور بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ خدمت انسانیت پر یقین رکھتے ہیں اور اسی جذبہ کو پھیلانا چاہتے ہیں۔

☆ایک صاحب Danial West نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا تعلق فرانس میں آنے والے مہاجرین کی رہنمائی کرنے والی ایک تنظیم سے ہے۔ مَیں یہاں آ کر بہت خوش ہوں اور میرے لیے بہت اعزاز کی بات ہے۔ ہم بھی یہی کوشش کر رہے ہیں جو کہ آپ کا پیغام ہے۔ یعنی امن، آزادی اور محبت کا پیغام۔ آپ کی تقریر سے مجھے جو بات بہت اچھی لگی وہ یہ ہے کہ آپ آزادی پر یقین رکھتے ہیں، ہر مذہب والے کی آزادی اور ہر ایسے شخص کی بھی آزادی پر یقین رکھتے ہیں، جس کا کسی مذہب سے تعلق نہیں ہے۔ دنیا کو بالکل ایسا ہی ہونا چاہیے۔ میں یہاں بار بار آؤں گا اور یہاں آ کر دعا بھی کروں گا۔

☆ایک صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں کسی مسجد کے افتتاح پر پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ یہ بہت ہی متاثر کن تقریب تھی۔ یہاں ایسی شاندار عمارت دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ خلیفہ نے اپنی تقریر میں اسلام کا بڑی خوبی سے دفاع کیا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔ آجکل اسلام کے بارے میں بہت تحفّظات ہیں۔ آپ نے بڑی خوبی سے اصل حقیقت بتائی ہے۔

☆ایک صاحب نے کہا: میرے لیے اپنے جذبات بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ مجھے اسلام کی اس تنظیم کا پہلے بالکل علم نہیں تھا۔ گلی میں مجھے بعض افراد ملے، جنہوں نے اس تقریب میں آنے کا کہا۔ میں نے انٹرنیٹ سے کچھ معلومات لیں اور یہاں آنے کا فیصلہ کیا اور کیا ہی خوب فیصلہ تھا۔ جو آج میں نے یہاں سنا ہے، میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسلام کی یہ شاخ امن پسند شاخ ہے، یہ اسلام کی اصل تصویر ہے۔ یہ ایسا اسلام ہے جس میں انسانیت ہے، پیار ہے، محبت ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو اسلام ہمیں بتایا جاتا ہے، وہ اسلام نہیں بلکہ کوئی اور شے ہے۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ اسلام کی اخلاقی تعلیم عیسائیت جیسی ہے۔ خلیفہ کی باتوں سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ غیر معمولی جماعت ہے۔

☆ایک خاتون Nize Babylons کہتی ہیں کہ یہ تقریب بہت اہم ہے، اس لیے کہ یہ ہمیں متحد کرتی ہے۔ ایسے وقت میں جب لوگوں میں نفرت پیدا ہوئی ہو، ایسے میں اس قسم کی تقاریب امید کی کرن ہیں۔ لوگوں کو یہ سمجھنا چاہیے کہ جو مذہب اسلام کے بارے میں بتایا جاتا ہے وہ محض دھوکہ ہے۔ مذہب تو پیار کی تعلیم دیتا ہے، مذہب تو خدا کی بات کرتا ہے اور خدا کی محبت پیدا کرتا ہے۔

☆ایک خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں ایک قریبی گاؤں سے آئی ہوں۔ ہمیں بہت اچھے انداز سے اس تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی۔ ہمیں اس سے پہلے احمدیہ جماعت کا علم نہیں تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک دوسرے کو جاننے کا ایک بہت بڑا موقع ہے جو آپ لوگوں نے پیدا کیا ہے۔ ہم سب امن کے ساتھ مل جل کر کس طرح رہ سکتے ہیں۔ خلیفہ کی تقریر سن کر پتا چلا ہے کہ ہم کس طرح لوگوں کی عزت کر سکتے ہیں۔

☆ایک شخص نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میرا تعلق ایک قریبی گاؤں سے ہے۔ مجھے احمدیہ جماعت کا بالکل بھی علم نہیں تھا۔ ہم سب کو آپ لوگوں نے بہت اچھے طریق پر خوش آمدید کہا۔ خلیفہ کی تقریر بہت عمدہ تھی۔

☆ایک شخص نے کہا: میں خلیفہ کی تقریر سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی شخصیت میں ہمدردی نمایاں نظر آتی ہے۔ بہت پیار کرنے والے اور خیال رکھنے والے محسوس ہوتے ہیں۔ آپ کا یہ پیغام جو کہ محبت اور بھائی چارہ پر مبنی ہے بہت ہی عمدہ ہے اور یہ پیغام بہت ضروری ہے۔

☆ایک شخص نے کہا: خلیفہ بہت معزّز شخصیت ہیں۔ آپ بہت نیک ہیں اور آپ کی طبیعت میں ٹھہراؤ ہے۔ آپ نے جو پیغام دیا وہ بھی بہت اعلیٰ ہے۔

☆ایک خاتون نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں بہت خوش ہوں کہ میں اس تقریب میں شامل ہوئی اور یہاں آ کر مجھے راحت محسوس ہوئی ہے اور محبت ملی ہے اور یہی اس تقریب کا اصل مقصد تھا۔

☆Jean Jacques Ruch صاحب جو شہر Hurtigheim کے میئر ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں مسجد آ کر بہت خوش ہوں۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ خاص طور پر میرے گاؤں کے بہت سے لوگ ادھر شامل ہوئے ہیں۔ یہ سب آپ کے گزشتہ 7 سالوں کے ہمارے ساتھ رابطے اور آپ کے امن کے پیغام کا نتیجہ ہے۔ میئر نے امیر صاحب فرانس سے کہا کہ یہ بات اپنے خلفیہ کو بتاؤ کہ اس reception میں اتنے زیادہ افراد اس لیے آئے ہیں کہ چند دنوں سے لوگ بار بار میرے پاس آ رہے تھے کہ آپ نے کیا اپنے علاقہ میں مسجد بنالی ہے؟

مَیں ان کو بتاتا تھا کہ آپ کی جماعت کس طرح کی ہے، اس لیے میں یہ سوچ کر ان کو اس پروگرام میں لے آیا تا کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ میں جو لوگوں کو جماعت احمدیہ کے بارہ میں کہتا ہوں حقیقت ہے، غلط نہیں۔ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ نیز یہ بھی کہا کہ تم بغیر بتائے جاؤ گے تو وہ آپ کے بیٹھنے کیلئے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے۔ پھر یہ کہنے لگا کہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میرا بھائی پادری ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آج یہاں ایک فرشتہ آپ کے ساتھ ہے۔

☆Justin Vogel صاحب جو ڈسٹرکٹ کونسل آف Kochersberg کے پریذیڈنٹ ہیں، نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: شروع میں میرے بہت سے خدشات تھے جب میرے علم میں یہ بات آئی کہ یہاں مسجد بننے والی ہے۔ لیکن جب میں نے آپ لوگوں کا یہ نعرہ سنا کہ ’’محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ تو مجھے یہ خیال ہوا کہ آج کی دنیا میں کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی اتنا پیار سے بھرا ہوا نعرہ لگائے اور اسے قبول نہ کیا جائے۔

جماعت احمدیہ تو دہشت گردی اور شدت پسندی کے خلاف ایک تلوار بن سکتی ہے اور اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ فرانس میں ابھی تک لوگ جماعت احمدیہ کو اتنا تو نہیں جانتے لیکن شدت پسندی اور موجودہ مشکلات کے خلاف احمدیت کو پروموٹ کیا جانا چاہیے اور اس کا حل یہی ہے۔

☆Luc Ginzc صاحب جو شہر Kienheim کے میئر ہیں نے، اپنے خیالات اظہار کرتے ہوئے کہا: میں پہلی بار مسجد میں آیا ہوں، اگر مسجد میں آنا یہ چیز ہے تو میں روزانہ مسجد میں آؤں گا۔ مجھے مسجد میں آنا اتنا اچھا لگا اور سکون ملا ہے کہ میں اس کا بیان نہیں کر سکتا۔

☆Denis Babilonne صاحبہ جو Flag bearers Association کی پریذیڈنٹ ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جب میں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ مسجد جانا ہے تو چند نے انکار کر دیا کہ نہیں جانا۔ لیکن جب ہم یہاں آئے تو ہم حیران رہ گئے۔ یہاں کے لوگوں نے ہماری اتنی مہمان نوازی کی اور محبت کا سلوک کیا۔ یہ ہم اب باقیوں کو جا کر بتائیں گے۔ پھر شاید وہ بھی ایک دن مسجد آ ہی جائیں۔

☆Martin Wonner صاحبہ جو نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر ہیں نے اپنے Facebook page پر یہ کمنٹ کیا: سیکولرازم ہماری ریاست کی بنیاد ہے جو کہ آزادی مذہب کا خیال رکھتی ہے۔ یہ میرے خیالات تھے آج مسجد مہدی Hurtigheim کے افتتاح کے موقع پر۔ اگر کچھ منتخب حکومتی عہدیدار جن کے دل و دماغ میں کچھ خدشات و شبہات تھے، آج آپ کے بھائی چارہ اور اخوت اور فراخیٔ دل کا نشان دیکھتے تو وہ دور ہونے چاہیے تھے۔ اس بات کا مجھے کوئی شک نہیں کہ Hurtigheim والے اور Kochersberg والے، جماعت احمدیہ کا ماٹو ’’محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے ساتھ ایک گہرا تعلق قائم کریں گے۔

☆ایک مہمان خاتون نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: جب مجھے مسجد کے افتتاح کی دعوت ملی تو میں نے پہلے انٹرنیٹ پر تحقیق کی کہ یہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جب مجھے تسلی ہوئی کہ یہ امن پسند اور پیار و محبت کرنے والے لوگ ہیں تو پھر میں نے ارادہ کیا کہ میں ضرور جاؤں گی۔ چنانچہ وہ اپنے باغ کے انگور کا ایک بہت بڑا ٹوکرا لے کر آئی۔ ادھر آ کر اس نے تمام خدام اور دیگر لوگوں کو وہ انگور تقسیم کئے اور ساتھ اپنے گھر کا ایڈریس بھی دے دیا کہ وہاں آؤ اور آ کر اور انگور بھی لے لو۔ وہ آج کی اس تقریب سے بہت خوش تھی۔

☆ایک ڈاکٹر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ تشریف لائے جن کا تعلق اسی گاؤں سے تھا۔ انہوں نے کہا: ہمیں اس علاقہ میں آپ جیسے لوگوں کی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں خوشی ہوئی کہ آپ لوگ یہاں ہیں۔ اس وقت دنیا میں جو افراتفری اور بدنظمی ہے اس ماحول میں آپ کی بہت ضرورت ہے۔ آپ امن قائم کرنے والے اور محبت و پیار کرنے والے ہیں۔

ایک لوکل اخبار میں کوریج

یہاں کی ایک لوکل اخبار ’’DNA‘‘ نے (جو صوبہ کی سب سے بڑی اخبار ہے اور اس کی روزانہ کی اشاعت ایک لاکھ پچاس ہزار ہے) مسجد کے افتتاح کے حوالے سے خبر شائع کرتے ہوئے لکھا:

فصلوں میں ایک مسجد جو ’’محبت سب کیلئے‘‘ پکار رہی ہے

تین سال کے تعمیری کام کے بعد اور گاؤں کے ایک حصہ کی ہچکچاہٹ کے باوجود، جماعت احمدیہ کے افراد اب Hurtigheim میں بنائی گئی ایک نئی مسجد میں نماز

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ادا کریں گے۔ یہ Kochensberg کی پہلی مسجد ہے۔اس مسجد کا افتتاح یقیناً ایک تاریخی لمحہ ہے۔

اس گاؤں (Hurtigheim) میں داخل ہوتے ساتھ ہی مکئی کے کھیتوں کے درمیان ایک خوبصورت مسجد بنانے کی جماعت احمدیہ کو توفیق ملی۔ تقریباً 130 کے قریب احمدی اس جماعت سٹراسبرگ میں رہتے ہیں۔ پہلے ایک دوسرے کے گھر میں نمازیں ادا کرتے تھے۔ اب اس مسجد میں آکر نماز ادا کریں گے۔ دنیا کے مختلف ممالک، خاص کر الجزائر اور پاکستان میں persecution کا شکار یہ جماعت وہاں بہت احتیاط سے رہتی ہے۔

2route des romains hurtigheim

میں اس جماعت نے اپنی یہاں کی پہلی مسجد اور فرانس کی دوسری مسجد بنائی ہے۔ پہلی مسجد Saint Prix میں ہے اور ایک تیسری تعمیری مراحل میں ہے جو کہ Beuvrages میں ہے۔

اشفاق ربّانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس کے مطابق ہم نے اور بہت جگہیں دیکھیں خرید کے قریب قریب بھی پہنچ گئے، مگر یہاں کے میئر نے ہمیں قبول کیا اور اجازت دی۔

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ ہم مساجد کو احباب جماعت کی ضرورتوں اور تعداد کے مطابق بناتے ہیں۔ یہاں 5 مختلف قومیتوں کے احمدی آباد ہیں اور تعداد بھی بڑھ رہی ہے اور ہمارے لیے اس کی ضرورت تھی۔ تقریباً 5 لاکھ یورو لگے تعمیری کام پر جو کہ مکمل طور پر جماعت کے احباب نے ادا کئے۔ نماز کا ہال 154 مربع میٹر ہے جس میں 250 احباب آسکتے ہیں، دو دفاتر ہیں اور ایک لائبریری، اور ایک چھوٹا ریسپشن ہال ہے۔ 60 گاڑیوں کی جگہ ہے۔ ساتھ ہی منسلکہ ایک گھر ہے جو مربی کی رہائش ہے۔

اشفاق ربّانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس کہتے ہیں کہ یہ ایک عام مسجد ہے، جس طرح میئر چاہتے تھے ویسی ہی بنی ہے۔ جو ماحول کا بھی خیال رکھتی ہے اور تعمیراتی روایات کو بھی برقرار رکھے ہوئے ہے۔

Hurtigheim کے میئر نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے مجھے کہا اور میرے رویّہ سے اختلاف رائے کیا جو میں نے آپ کی طرف رکھا ہوا تھا، جن میں بیرونی شہر کے لوگ بھی شامل ہیں۔ پھر کہا کہ یہ مسجد ہمیشہ ملکی قوانین کے مطابق تھی اور رہے گی۔ آپ لوگوں کو یہاں 7 سال ہو گئے ہیں، آپ ہمارے functions میں شامل ہوتے ہیں، بین المذاہب کانفرنس منعقد کرتے ہیں، نئے سال کے موقع پر سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں۔ آپ اپنے یہ کام جاری رکھیں!

پھر کہا کہ ہمارے علاقہ میں مسجد کو تسلیم کرنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ Kochersberg کے صدر نے کہا کہ پہلے میں نے اس منصوبہ کی مخالفت کی تھی، مگر جب آپ کا ''محبت سب کیلئے'' والا نعرہ میرے سامنے آیا تو پھر میں نے سوچا کہ آج کی دنیا میں کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی اتنا اچھا نعرہ لگائے اور پھر اس کو قبول نہ کیا جائے۔ پھر انہوں نے اس موقع کو تاریخ ساز قرار دیا۔

ان تمام کے جواب میں خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ اسلام کہتا ہے کہ ہمیں اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا چاہیے، جس طرح ہم اپنے قریبی اور والدین کا رکھتے ہیں۔ تمام احباب جو ہماری اس مسجد کے قریب رہتے ہیں ہمارے ہمسائے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی خدمت جاری رکھیں۔

......☆......☆......☆......

13 اکتوبر 2019ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 30 منٹ پر مسجد مہدی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج کے پروگرام کے مطابق یہاں سٹراس برگ سے فرینکفرٹ جرمنی کیلئے روانگی تھی۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں خدام الاحمدیہ کے اُس گروپ نے جو فرانس کے دورہ کے دوران مسلسل سکیورٹی کی ڈیوٹی ادا کر رہے ہیں اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں سیب کا پودا لگایا۔ سیب کا پودا لگاتے ہوئے حضور انور نے یہاں کے مبلغ سلسلہ منصور احمد صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پہلے سال جتنے پھل لگیں گے مجھے اتنی بھیجنیں چاہیں۔

بعد ازاں حضور انور احباب کے درمیان تشریف لے آئے جو صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ یہاں سے جرمنی کیلئے روانہ ہوا۔ یہاں سے بیت السبوح کا فاصلہ 240 کلومیٹر ہے۔

قریباً 25 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد فرانس اور جرمنی کے بارڈر کے ایریا میں ایک پارکنگ میں کچھ دیر کیلئے رُکے۔ جہاں جرمنی سے حضور انور کے استقبال کیلئے آنے والے وفد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ جرمنی سے امیر جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری اور مکرم کمال احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور کے استقبال کیلئے آئے تھے۔

اس موقع پر سٹراس برگ فرانس سے اس جگہ تک چھوڑنے کیلئے ساتھ آنے والے وفد کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا۔ سٹراس برگ فرانس سے اس جگہ تک مکرم امیر صاحب فرانس اشفاق ربانی صاحب، نائب امیر اسلم دُوبری صاحب، نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ انچارج، جنرل سیکرٹری فہیم احمد نیاز صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ فرانس جمیل الرحمٰن صاحب اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ آئے تھے۔

بعد ازاں آگے سفر جاری رہا۔ قریباً 180 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد آگے موٹروے ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے مکمل طور پر بند کر دی گئی تھی۔ جسکے باعث 45 منٹ تک موٹروے پر ہی رُکنا پڑا۔ موٹروے کھلنے پر آگے سفر جاری رہا۔ مجموعی طور پر 240 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دوپہر 3 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

بیت السبوح میں تشریف آوری کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ شہر اور اسکے اِردگرد کی جماعتوں اور جرمنی بھر کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں اور بچیوں نے بڑے والہانہ اور پُرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کی صدائیں ہر طرف بلند ہو رہی تھیں۔

ایک طرف احباب بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے تو دوسری طرف خواتین اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور بچے، بچیاں مختلف گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ ہر طرف خوشی و مسرت کا سماں تھا۔

مکرم خواجہ مبشر احمد لوکل امیر فرینکفرٹ، مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مبلغ فرینکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں اور جماعتوں کے علاوہ

Friedberg	Gieben
Mannheim	Hanau
Heidel burg	Mainz
Wiesbaden	Hamburg

سے بھی آئے تھے۔

بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ خصوصاً ہمبرگ سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ حضور انور کا استقبال کرنے والوں کی تعداد 2 ہزار 4 صد 15 تھی۔ 3 بجکر 25 منٹ پر حضور انور نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین پہنچے تھے ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز ظہر و عصر ادا کرنے کی سعادت پائی۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ کے دوران مرکز لندن کے دفاتر سے اسی طرح مرکز قادیان اور ربوہ سے اور دوسرے مختلف ممالک سے باقاعدہ ڈاک، رپورٹس اور خطوط موصول ہوتے ہیں۔ بذریعہ Fax اور بذریعہ ای میل بڑی تعداد میں ڈاک موصول ہوتی ہے۔ پھر جس ملک کا دورہ ہوتا ہے وہاں کے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں کی طرف سے ملنے والے سینکڑوں، ہزاروں خطوط اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔ یہ سبھی ڈاک حضور انور اپنے سفر کے دوران ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے دستِ مبارک سے ان خطوط، رپورٹس پر ہدایات سے نوازتے ہیں۔

8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قیام بیت السبوح میں ہی تھا۔ بیت السبوح کے مختلف حصّوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور اس سینٹر کی مختلف عمارات پر چراغاں بھی کیا گیا تھا۔ رات کو بجلی کے رنگ برنگے قمقمے بڑا خوبصورت نظارہ پیش کر رہے تھے اور یہ سارا علاقہ روشنیوں سے روشن تھا۔

......☆......☆......☆......

14 اکتوبر 2019ء (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 50 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 249 افراد اور دو احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 25 جماعتوں سے آئی تھیں اور بعض فیملیز بڑے دور کے علاقوں سے سفر کر کے پہنچی تھیں۔ جماعت Dortmund سے آنے والی فیملیز دو صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ علاوہ ازیں پاکستان سے آئے ہوئے ایک دوست اور ملک لائبیریا سے آئی ہوئی ایک فیملی نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ان سب لوگوں نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد مبارک کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق Wiesbaden شہر میں ''مسجد مبارک'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔ 4 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ویزبادن کیلئے روانگی ہوئی۔ فرینکفرٹ سے ویزبادن شہر کا فاصلہ 46 کلومیٹر ہے۔ قریباً 55 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ''مسجد مبارک'' میں ورود مسعود ہوا۔

مقامی جماعت کے افراد مرد و خواتین، بچے بچیاں، جوان بوڑھے گزشتہ کئی دنوں سے اپنے پیارے آقا کی

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ان کیلئے آج کا دن کسی عید سے کم نہیں تھا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا اور اپنے پیارے آقا کی آمد کا منتظر تھا۔ جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں اپنے آقا کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کیے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔مرد احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔خواتین اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

لوکل امیر جماعت مکرم میاں عمر عزیز صاحب نے حضورانور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ایک سیاست دان کونسلر Christoph Manjura صاحب جو میئر کے نمائندہ کے طور پر آئے تھے۔انہوں نے میئر کی طرف سے حضورانور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضورانور کی خدمت میں عزیزم دانیال بلال اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کی خدمت میں عزیزہ انیقہ احمد نے پھول پیش کیے۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔اس کے بعد حضورانور نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔بعد ازاں حضورانور نے جماعت کے اس نئے سینٹر کا معائنہ فرمایا۔

مسجد کا یہ پلاٹ سال 2013ء میں خریدا گیا تھا۔ اس پلاٹ کا کل رقبہ 2970 مربع میٹر ہے۔مسجد کا کل coverd حصّہ 1300 مربع میٹر ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4/ جون 2014ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔اس مسجد میں آٹھ میٹر چوڑا گنبد اور 12 میٹر اونچا مینار ہے۔اس مسجد کی تعمیر پر 2.2 ملین یورو خرچ ہوئے ہیں۔اس مسجد میں سات سو پچاس نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اس مسجد میں نماز کیلئے دو ہال، ایک ملٹی پرپز ہال، پانچ دفاتر، لائبریری، کچن، سٹور اور ایک مربی ہاؤس بھی ہے۔ اس مسجد میں ایک بڑا ٹیرس بھی ہے۔مسجد، مشن ہاؤس اور دفاتر وغیرہ کے معائنہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت کچھ دیر کیلئے یہاں کے مبلغ سلسلہ فرہاد احمد صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت کی سعادت پائی اور لجنہ اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی ترانے پیش کیے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ قریباً 25 منٹ تک لجنہ ہال میں موجود رہے اور بچیاں مسلسل نظمیں اور ترانے پڑھتی رہیں جس کی تیاری انہوں نے کئی ہفتے پہلے سے شروع کی ہوئی تھی۔

حضور انور نے ازراہِ شفقت تمام بچیوں کو جن کی تعداد تین صد کے لگ بھگ تھی، چاکلیٹ عطا فرمائے۔بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں بادام کا ایک پودا لگایا۔

بعد ازاں میئر کے نمائندہ کونسلر Christoph Manjura نے بھی ایک پودا لگایا۔اس دوران بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا انعقاد ویزبادن کے ایک مشہور ہال Kurhaus میں کیا گیا تھا۔ یہ عمارت 1810ء میں تعمیر کی گئی تھی۔پھر 1905ء میں اس کو بعض تبدیلیوں کے ساتھ نئے سرے سے تعمیر کیا گیا۔ بعدازاں 1987ء میں اس میں نئے حصّوں کا اضافہ کیا گیا اور اس میں کئی تبدیلیوں کے ساتھ نئے سرے سے تعمیر کا کام کیا گیا ہے۔یہ عمارت ویزبادن شہر میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور دنیا کے بڑے بڑے لیڈر اور حکمران یہاں ہونے والی تقاریب میں شامل ہوتے ہیں۔آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 370 تھی۔جن میں

Gert Uwe-Mende	لارڈ میئر ویزبادن
Frank-Tilo Becher	ممبر صوبائی اسمبلی
Dr.Georg Manten	منسٹری آف ایجوکیشن اینڈ آرٹس
Ferdinand Georgan	سابق جج
Christoph Manjura	(ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ انٹیگریشن، ایجوکیشن اینڈ Living)
Jeanine Rudolph	ہیڈ آف امیگریشن آفس ویزبادن
Herr Phil Aspinal Coventry	(Anglican Priest)
Herr Prof. Dr Markus Ferrari	ڈائریکٹر انٹرنل میڈیسن HSK
Herr.Dimitri Muntanion	فیڈرل کریمینل پولیس آفس
Waldemar Regner	پولیس اکیڈمی Hessen
Michael David	ڈسٹرکٹ چیف پولیس آفیسر
Vaneesa Krieger	ممبر آف ہوم منسٹری

شامل تھے ۔ اس کے علاوہ پروفیسرز، ڈاکٹرز، انجینئرز، اساتذہ ،وکلاء ،مختلف حکومتی دفاتر میں کام کرنے والے حکام، پولیس کے افسران اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے مسجد مبارک سے اس تقریب میں شرکت کیلئے روانہ ہوئے۔ پولیس نے مختلف سڑکیں بلاک کر کے راستہ کلیئر کیا اور قافلے کو Escort بھی کیا۔6 بجکر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی Kurhaus میں تشریف آوری ہوئی۔ ہال کے باہر بیرونی دروازہ پر لارڈ میئر Gert Uwe Mende نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ہال کے اندر لے آئے۔حضورانور کی آمد سے قبل تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم دانیال داؤد صاحب نے کی۔بعدازاں اس کا جرمن ترجمہ نوشیروان خان صاحب نے پیش کیا۔

☆بعدازاں سب سے پہلے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ویزبادن شہر اور جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے کہا: شہر ویزبادن صوبہ Hessen کا دارالحکومت ہے اور اس کی تاریخ بہت پرانی معلوم ہوتی ہے۔اس شہر کا نام پہلی بار Wiesbaden کے نام سے 830ء میں مشہور ہوا۔ اس شہر کی آبادی دو لاکھ 80 ہزار افراد پر مشتمل ہے۔یہ شہر خاص طور پر پانی کے چشموں کے حوالے سے مشہور ہے۔ اسی طرح اس شہر میں بہت سے مختلف شعبوں کی یونیورسٹیاں قائم ہیں اور اس وجہ سے یہاں بہت زیادہ طلباء مقیم ہیں۔

جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے امیر صاحب نے بتایا کہ یہاں احمدیوں کی تعداد 1100 کے قریب ہے۔ 1992ء میں یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔ویزبادن میں اب تک جماعت کُل 13 Charity Walks منعقد کر چکی ہے جس میں بھرپور تعداد میں شہری شامل ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ جماعت یہاں نئے سال کے موقعے پر وقارِ عمل بھی کرتی ہے اور دیگر خدمت خلق کے پروگراموں میں شرکت کرتی ہے۔آخر پر امیر صاحب نے سب مہمانوں کا اس تقریب میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا۔

☆اسکے بعد Mr.Christoph Manjura نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف سٹی کونسل کے ممبر ہیں اور ان کا تعلق SPD کی پارٹی سے ہے۔کونسل میں ان کی ذمہ داری میں integration کے تمام معاملات شامل ہیں۔موصوف نے اپنی گزارشات میں سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پھر تمام حاضرین کو خوش آمدید کہا اور سلام پیش کیا۔ساتھ اس بات کی خوشی کا بھی اظہار کیا کہ اتنی کثیر تعداد میں احباب وخواتین حاضر ہوئے ہیں جن میں مختلف طبقے کے لوگ شامل ہیں جیسا کہ پولیس کے لوگ اور مختلف پولیٹیشنز اور ویزبادن کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔

موصوف نے پرانے نماز سنٹر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پہلے تو ایک چھوٹے سے کمرے میں آپ لوگوں کو اپنی عبادت اور دیگر پروگرامز منعقد کرنے پڑتے تھے لیکن اب ایک نہایت عمدہ عمارت مہیا ہے۔ اس بات کی آپ سب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Manjura صاحب نے مزید کہا کہ مجھے تو یہ آج کا دن بہرحال کبھی بھی نہیں بھولے گا اور ہمیشہ یاد رہے گا کیونکہ مجھے آج مسجد مبارک کے افتتاح کے موقعے پر اپنی زندگی میں پہلی بار ایک پودا لگانے کا موقع ملا ہے۔

مزید یہ کہا کہ مجھے اِس وقت سنگ بنیاد کا دن بھی یاد آ رہا تھا کہ اس دن خوب بارش ہو رہی تھی لیکن جونہی خلیفۃ المسیح آئے اور اپنی گاڑی سے اُترے تو ساتھ ہی بارش رُک گئی اور دھوپ نکل آئی۔

انہوں نے مزید کہا کہ احمدیہ مسلم جماعت تو ہمیشہ سے ہی نمایاں طور پر شہر سے تعاون کرتی ہے۔آپ لوگ Charity Walk منعقد کرتے ہیں، نئے سال کے موقعے پر وقارعمل کر کے شہر کی خوبصورتی قائم رکھنے میں پیش پیش ہیں۔اس لیے بھی یہ ضروری تھا کہ آپ لوگ اس شہر کے سنٹر میں ہی مسجد بنائیں اور نہ کہ کہیں کنارے پر جہاں کسی کو مسجد کا پتہ ہی نہ لگے۔ چنانچہ شہر کے اندر ہی یہ مسجد بنی ہے۔

آخر پر انہوں نے جماعت کو مسجد کے مکمل ہونے پر پھر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ آپ لوگوں کو اس مسجد سے ہمیشہ خوشی پہنچے۔

☆ بعدازاں Frank-Tilo Becher صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف کا تعلق SPD پارٹی سے ہے اور یہ Wiesbaden کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں: انہوں نے سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور یہ بھی کہا کہ ان کیلئے یہ ایک بہت ہی بڑا اعزاز ہے کہ آج حضورانور کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھنے کا موقع مل رہا ہے۔موصوف نے کہا کہ وہ ایک عیسائی ہیں اور یہ ان کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گھر یعنی نئی مسجد کا محافظ ہو اور اسے بابرکت کرے۔آمین۔

پھر موصوف نے کہا کہ ایک جماعت جو ہوتی ہے اس کیلئے لازماً اکٹھے ہونے کی جگہ بھی چاہیے ہوتی ہے۔ اس طرح سے وہ زندہ اور صحیح رنگ میں قائم رہ سکتی ہے۔ آج کا دن خاص طور پر جماعت کے ممبران کیلئے خوشی کا دن ہے کیونکہ اب آپ لوگوں کو موقع ملے گا کہ کھل کر اپنے تمام کام سرانجام دے سکیں۔

آخر پر انہوں نے کہا کہ اگر اب ہمیں ایسی جماعت ملی ہے جو مہمان نوازی میں اتنی عمدہ ہے، تو اب شہر Wiesbaden کے مقیم لوگوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور دلچسپی ظاہر کریں۔مسجد ایک ایسی جگہ بھی ہے جہاں آپ لوگ آپس میں inter religious dialogue- کریں۔ اس لیے اب آپ لوگ ان کی مسجد میں جائیں اور رابطہ قائم کریں۔

☆اسکے بعد لارڈ میئر Gert Uwe Mende صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔میئر نے سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور مسجد کے مبارک اور بابرکت ہونے کیلئے دعا کی۔

میئر نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمارے شہر کا حصہ ہے۔اس موقع پر مَیں آپ لوگوں کو سب سے پہلے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی مسجد مکمل ہوگئی اور آج اس کا افتتاح بھی ہوگیا۔

پھر میئر صاحب نے کہا کہ یہ مسجد وہ جگہ ہوسکتی ہے جہاں Wiesbaden کے شہری اکٹھے ہوں اور ادھر inter-religious dialogue زیادہ سے زیادہ ہو۔میئر صاحب نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ چونکہ مسجد میرے گھر کے قریب ہے تو مَیں جب صبح کے وقت ادھر سے گزرا تو مجھے واضح ہوگیا کہ یہ دن آپ سب کیلئے ایک معمولی دن نہیں بلکہ نہایت اہمیت کا حامل دن ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارے لیے یہ بات نہایت

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے.شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں‘‘

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ہی ضروری ہے کہ ہم مل جل کر رہیں۔ یقیناً بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے مسجد اندر سے کبھی بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ تو اب ہمارے پاس ایک مسجد موجود ہے جسے ہمیں دیکھنا بھی چاہیے اور احمدیوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے۔

پھر میئر صاحب نے مسجد کے ہمسایوں کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سارے تعمیری کام کے دوران تعاون کیا۔ اسی طرح احمدیہ جماعت نے بھی پہلے دن سے سب کے ساتھ اچھے طور پر رابطہ رکھا۔ اب مسجد کے بننے کے بعد بھی یہ بات ضروری ہے کہ آپ لوگ سب آپس میں امن اور محبت سے مل کر رہیں۔

بعدازاں 7 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: تمام معزز مہمان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ سلامتی سے اور امن سے رکھے۔ آج جماعت احمدیہ اس ہال میں اس فنکشن کا انعقاد اس لیے کر رہی ہے کہ اس شہر میں ان کو ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اور یہ خالصتاً جماعت احمدیہ کیلئے تو ایک مذہبی فنکشن ہے اور خوشی کا باعث ہے لیکن مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اس شہر کے لوگ بھی بڑے کھلے دل و دماغ کے ہیں اور انہوں نے جماعت احمدیہ مسلمہ کے اس مذہبی فنکشن میں جوان کی مسجد، عبادت گاہ کی تعمیر مکمل ہونے کا فنکشن تھا اور اسکا افتتاح تھا اس میں شامل ہونے کیلئے نہ صرف حامی بھری بلکہ شامل بھی ہوئے اور آج مجھے بہت سارے چہرے، آپ کی جو اکثریت نظر آرہی ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ اس شہر کے رہنے والے لوگ بڑے کھلے اور روشن دماغ کے لوگ ہیں۔

مسجد کے نام سے بعض دفعہ لوگوں میں تحفظات بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔ گو کہ اس شہر میں مختلف قسم کے لوگ آباد ہیں، مختلف مسلمان فرقے بھی آباد ہیں اسکے باوجود جو مسلمانوں کی طرف سے تحفظات ہیں وہ غیر مسلم دنیا میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد بنانے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ ایک ایسی جگہ میسر آجائے جہاں ہم عبادت کرسکیں۔ ایک خدا کی اپنی مذہبی تعلیم کے مطابق عبادت کرسکیں۔ بعض لوگ مغربی دنیا میں، غیر مسلم دنیا میں سمجھتے ہیں کہ مسجد میں شاید غلط قسم کی منصوبہ بندی بھی ہوسکتی ہے، بعض شدت پسند بھی آسکتے ہیں لیکن قرآنِ کریم نے مسجد کا جو مقصد بتایا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کیلئے جمع ہوں اور پھر یہ بھی بتایا کہ تمہاری عبادت بھی ایسی ہونی چاہیے جو خدا تعالیٰ کے حق کے ساتھ ساتھ بندوں کے حق بھی ادا کرنے والی ہو۔ اس لیے قرآنِ کریم نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ ان لوگوں کی نمازیں ان لوگوں پر الٹا دی جاتی ہیں، ان کو واپس کر دی جاتی ہیں یا ان کیلئے نقصان کا اور ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں جو یتیموں کا خیال نہیں رکھتے، مسکینوں کا خیال نہیں رکھتے، غریبوں کا خیال نہیں رکھتے اور انسانی قدروں کا کسی بھی لحاظ سے خیال نہ رکھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک بات یہ واضح ہونی چاہیے کہ ایک حقیقی مسلمان جب مسجد کا نام لیتا ہے تو وہ ایک ایسی عمارت کا نام لیتا ہے جس میں جا کر وہ ایک خدا کی عبادت کرے اور جہاں اپنے لیے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے وہاں دنیا کیلئے بھی دعا کرے کہ دنیا میں بھی اور ماحول میں بھی امن وسلامتی پیدا ہو۔ اسی لیے ہمارے بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود علیہ السلام مانتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر کسی علاقہ میں اسلام کا تعارف کروانا ہے تو مسجد بناؤ۔ اب اسلام کا تعارف اگر کسی بُری شہرت کی وجہ سے ہوتا ہے تو اسکا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر اسلام کا تعارف یہ ہوتا ہے کہ اس مسجد میں لوگ دہشت گردی کے منصوبے بنا رہے ہیں تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ تعارف تو تب ہی ہوسکتا ہے اور تعارف کی بات تو انسان تبھی کرتا ہے جب اس کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اسی لیے جب مسجد بنتی ہے تو لوگ مزید دیکھتے ہیں کہ یہ مسلمان کیسے لوگ ہیں۔ اور حقیقی مسلمان کی جو مسجد ہے وہ لوگوں کو یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس مسجد میں آنے والے جو لوگ ہیں وہ دوسروں کا خیال بھی رکھنے والے ہیں۔ یہ لوگ صرف عبادت کرنے کیلئے نہیں آئے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم میں ہمسائے کا حق ادا کرنے کا حکم ہے اور ہمسایوں کی تعریف یہ کی گئی کہ تمہارے ساتھ رہنے والے ہمسائے جو گھروں کے ساتھ رہنے والے ہیں تمہارے ساتھ سفر کرنے والے تمہارے work colleague اور سب وہ لوگ جن سے تمہارا واسطہ پڑتا ہے وہ تمہارے ہمسائے کے حدود میں ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھیں تو یہاں کہا جاتا ہے کہ 1000 سے اوپر احمدی رہتے ہیں تو تقریباً پورا شہر ہی احمدیوں کا ہمسایہ بن گیا۔ اور ان کا حق ادا کرنا ہے اور ان کا حق ادا کرنے کا معیار کیا ہے؟ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ ہمسائے کا حق ادا کرنے کا معیار یہ ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے ہمسائے کا حق ادا کرنے کی بار بار اتنی تاکید کی ہے کہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید وراثت میں بھی ہمسائے کا حصہ رکھ دیا جائے۔ یہ ہے ہمسائے کا حق، جس طرح آپ اپنے قریبی رشتہ دار کا، خونی رشتہ دار کا، جو آپ کی وراثت میں حصہ دار ہے اس کا حق ادا کرتے ہیں اسی طرح اپنے ہمسائے کا حق ادا کرنا ہے۔ تو یہ وہ بات ہے جو ایک حقیقی مسلمان کو اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اور اپنی عبادت کے لیے مسجد میں جاتے ہوئے سوچنی چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔

یہاں ہمارے نیشنل امیر صاحب نے ذکر کیا کہ اس شہر میں چشمے بھی ہیں، پانی بھی ہے، پانی کی فراوانی بھی ہے شاید آپ کو اور ویسے بھی ان ترقی یافتہ ملکوں میں جہاں ہر وقت جب بھی اپنے گھروں میں اپنے پانی کی ٹوٹی کھولتے ہیں نلکہ کھولتے ہیں تو پانی بہنا شروع ہوجاتا ہے تو آپ کو احساس نہیں ہوتا کہ جن ملکوں میں پانی کی قلت ہے تو انکا کیا حال ہے۔ افریقہ میں بہت سے ایسے علاقے ہیں بلکہ تقریباً 80 فیصد ایسے علاقے ہیں جو remote areas میں ہیں جہاں پانی کی سہولت نہیں اور 6 سے 7 یا 10 سے 12 سال کی عمر کے بچے چھوٹی بالٹیاں یا بڑی بالٹیاں اپنے سروں پر اٹھا کے 2 سے 3 کلومیٹر تک جاتے ہیں اور پانی لے کر آتے ہیں۔ اور سارا دن اسی کام میں مصروف رہتے ہیں اور اسکی وجہ سے تعلیم سے بھی محروم ہوجاتے ہیں۔

امیر صاحب نے اس شہر کی یہ خصوصیت بھی بتائی کہ تعلیمی ترقی بھی بہت ہو ہے۔ اب وہ لوگ جو نہ صرف پانی سے محروم ہیں بلکہ کئی کئی کلومیٹر چل کر ایک ایسے تالاب سے پانی لینے جاتے ہیں جہاں گندا پانی ہے۔ اُسی تالاب کے پانی میں جانور بھی پانی پی رہے ہیں اسی سے یہ بچے بھی پانی لے کر آتے ہیں اور گھروں میں وہ استعمال ہوتا ہے۔ اور پھر اتنا دور سفر کرنے کی وجہ سے، غربت کی وجہ سے تعلیم بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان ملکوں میں جماعت احمدیہ جہاں مسجدیں بناتی ہے، جہاں جماعت قائم ہے وہاں تعلیم کیلئے اسکول بھی بناتی ہے اور پانی کیلئے ہینڈ پمپ اور سولر پمپ بھی لگا رہی ہے اور جب وہ سولر پمپ یا ہینڈ پمپ چلتے ہیں اور ان میں سے صاف پانی زمین سے نکلتا ہے تو میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ اس وقت جو وہاں بچوں اور لوگوں کے چہروں پر خوشی ہوتی ہے اور جو اس کا اظہار ہوتا ہے وہ اسی طرح ہوتا ہے کہ جس طرح یورپ میں کسی کی کئی ملین کی لاٹری نکل آئے تو اس پر خوشی کا اظہار کرے۔

تو یہ چیزیں ہیں جو جماعت احمدیہ جہاں جہاں مسجد بناتی ہے وہاں اس قسم کی مدد بھی مہیا کر رہی ہے۔ ہمارے سینکڑوں اسکول ہیں، ہسپتال ہیں اور پانی کے پروجیکٹس ہیں، model village کے پروجیکٹس ہیں جہاں ہم یہ خدمت کرتے ہیں اور یہ صرف احمدیوں کیلئے نہیں بلکہ یہ جو خدمت خلق کے کام ہیں، اس میں ہمارے کلینکس میں آنے والے مریض اور سکولوں میں پڑھنے والے 80 فیصد وہ لوگ ہیں جو غیر مسلم ہیں۔ عیسائی ہیں یا پیگن ہیں یا کسی دوسرے مذہب کے ہیں۔ تو ہم بلا امتیاز یہ خدمت کرتے ہیں۔ وہاں کے مقامی احمدی ہیں وہ مسجد میں بھی آتے ہیں اور اس وجہ سے پھر لوگوں کو توجہ بھی پیدا ہوتی ہے لیکن ہمارا مقصد خالص ہو کر خدمت کرنا ہے اور خدمت خلق کے جو کام یہاں ہو رہے ہیں اس کا ہمارے بعض معزز مہمان نے اپنی تقریر میں ذکر بھی کیا کہ charity کے کام ہم کرتے ہیں یا خدمت خلق کے کام ہم کرتے ہیں تو یہ کام جو ہم کر رہے ہیں، غریب دنیا میں بہت بڑھ کر ہم کر رہے ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ کا ایک خاصہ ہے کہ ہم نے جہاں بھی رہنا ہے خدمت خلق کے کام کرنے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد کے بننے کے بعد جو سال کے شروع میں یا مختلف وقتوں میں جو charity کے یا خدمت خلق کے کام اس جماعت کے لوگوں نے یہاں کیے، اب اس مسجد کے بننے کے بعد پہلے سے بڑھ کر کریں گے اور لوگوں کو یہ بتائیں گے کہ حقیقی اسلام یہ ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرو وہاں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی طرف بھی توجہ کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی جو پہلی سورۃ ہے اس میں پہلی ہدایت یہ دی کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرو جو تمام جہانوں کا رب ہے، ہر ایک کو پالنے والا ہے، وہ یہودیوں کا بھی رب ہے، وہ عیسائیوں کو بھی پالنے والا ہے، ہندو کو پالنے والا ہے اور مسلمان کو پالنے والا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ انسانی قدروں کو سامنے رکھا۔ اسی لیے قرآن کریم نے بھی آپؐ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسند ہے اور شدت پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن شدت پسندی کی تعلیم اسلام نے کبھی بھی نہیں دی۔ اگر ہم تاریخ دیکھیں اور انصاف سے اسلام کی تاریخ دیکھیں تو بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول ﷺ کے شروع کے 13 سال جو مکہ کے تھے انتہائی torture اور persecution کے سال تھے۔ لیکن آپؐ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ پھر ان ظلموں کی وجہ سے، ان ظلموں کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے آپؐ اور آپؐ کے صحابہ وہاں سے ہجرت کر گئے اور جب مدینہ گئے تو وہاں بھی مکہ کے کافروں نے ان کو امن اور سکون سے رہنے نہیں دیا اور حملہ کیا۔ اور قرآن کریم میں جنگ کرنے کا یا سختی سے جواب دینے کا جو پہلا حکم ہے وہ اس وقت ہوا جب مدینہ ہجرت کر کے گئے اور یہ حکم قرآن کریم کی 22ویں سورہ میں موجود ہے کہ اب ان ظالم لوگوں کا جواب دینا ضروری ہے کیونکہ اگر ان کا اب جواب نہیں دیا تو یہ لوگ صرف مسلمانوں کو ختم نہیں کرنا چاہتے، قرآن کریم میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ یہ لوگ مذہب کے خلاف ہیں اور ان کے حملوں کی وجہ سے نہ کوئی synagogue محفوظ رہے گا، نہ کوئی چرچ محفوظ رہے گا، نہ کوئی temple محفوظ رہے گا اور نہ کوئی مسجد محفوظ رہے گی۔ گویا کہ اس ایک حکم میں قرآن کریم نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی مسجدوں کی حفاظت کرو یا اپنے دین کی حفاظت کرو بلکہ یہ فرمایا کہ یہ دین کے دشمن ہیں جو کسی بھی مذہب کو پھر زندہ نہیں رہنے دیں گے، اس لیے ان کا جواب دینا ضروری ہے اور پھر مسلمانوں نے اس کا جواب دیا اور کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ تھی اس لیے باوجود اس کے کہ بڑی well equiped بڑے ساز و سامان کے ساتھ جو فوج مکہ سے آئی تھی تو ان کے مقابلہ پر تقریباً تیسرا حصہ جو مسلمانوں کا تھا اور ان کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں تھے انہوں نے جنگ کی اور پھر جیت بھی گئے۔ اور یہ پہلی جنگ مسلمانوں کی ہوئی اور یہ اس جنگ کا background تھا۔ اور یہ حکم تھا قرآن کریم کا کہ کیوں مسلمانوں کو اب اجازت دے رہا ہے۔ لیکن اس میں بھی دیکھیں کہ بانیٔ اسلام نے جو نرمی کا سلوک ان لوگوں سے کیا ان میں سے جو لوگ پڑھنا لکھنا جانتے تھے جب جنگ کے بعد وہ قیدی بنائے گئے تو آپؐ نے کہا کہ کیونکہ تعلیم بھی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو حاصل کرنی چاہیے اس لیے جو کافر قیدی، جو دشمن قیدی پڑھنا لکھنا جانتے ہیں اگر وہ مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں تو ان کو قید سے آزاد کر دیں گے۔ اس حد تک آپ نے نرمی کا سلوک کیا ان لوگوں سے بھی جو آپ کی جان کے دشمن تھے صرف اس لیے کہ انسانی قدریں قائم ہوں تاکہ علم سے لوگ آراستہ ہوں تاکہ علم پھر پھیلے اور لوگوں کی جہالت دور ہو۔

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے تو وہاں کے جو بڑے بڑے سردار تھے (آپؐ بھی ایک اعلیٰ خاندان کے تھے) انہوں نے ایک کمیٹی قائم کی جو غریبوں کی مدد کرنے کیلئے تھی۔ لیکن اس کے بعد جب آپؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کافروں کے جو بڑے سردار تھے وہ آپؐ کے خلاف ہوگئے۔ لیکن غریبوں کی مدد کا آپ کو اس قدر احساس تھا کہ مدینہ آ کے بھی جب غریبوں کی مدد کا کوئی ذکر ہوا کہ charity کے کام کس طرح ہمیں organize کرنے چاہئیں، کس طرح ہمیں غریبوں کے بہتری کے کام کرنے چاہئیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کے ساتھ میں نے ایک معاہدہ کیا تھا اور ہم نے ایک کمیٹی بنائی تھی اور ہم غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے وہ لوگ باوجود اسکے کہ میرے مخالف ہیں اور باوجود اسکے کہ مجھے نبوت کا مقام اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، باوجود اسکے کہ ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی میری ماننے والی ہے اور مدینہ میں اس حکومت کا سربراہ ہوں لیکن اگر وہ مجھے بلائیں تو آج بھی میں انسانیت کی خدمت کیلئے ان لوگوں میں شامل ہونے کیلئے تیار ہوں، ایک ممبر کی حیثیت سے نہ کہ عہدیدار کی حیثیت سے۔ یہ آپؐ کا مقام تھا پھر آپؐ کی نرمی کا یہ حال تھا، کس طرح آپؐ نے لوگوں کی اس علاقہ میں integration کیلئے بھی کام کیا integration کی باتیں یہاں بہت ہوتی ہیں۔ integration تو اصل میں تب پیدا ہوتی ہے جب دوسروں کے جذبات کا بھی خیال رکھا جائے۔ ایک جگہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک بچے کا جنازہ گزرا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے آپؐ کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا یہ تو ایک یہودی بچے کا جنازہ ہے، آپؐ اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا یہ یہودی بچہ انسان نہیں تھا۔ اس لیے میں کھڑا ہوا ہوں کہ ہمیں انسانی قدروں کو سمجھنا چاہیے اور انسانی قدروں کو جب ہم سمجھیں گے تب ہم دنیا میں صحیح پیار اور محبت پھیلا سکتے ہیں معاشرے میں بھی پیار و محبت پھیلا سکتے ہیں اور امن اور صلح اور آشتی کی فضا قائم رکھ سکتے ہیں۔ پس یہ وہ جذبات تھے۔

integration کی باتیں تو بہت ہوتی ہیں اور بڑی اچھی چیز ہے۔ میں بھی یہی کہا کرتا ہوں کہ integration کیا چیز ہے؟ میرے لیے integration یہ ہے کہ اب یہاں جو احمدی آئے ہیں اکثریت ان کی مہاجر ہے جو مختلف ملکوں سے اور خاص طور پر پاکستان سے ہجرت کر کے آئے ہوئے ہیں۔ تو integration یہ ہے کہ وہ اس شہر کی بہتری کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کریں یہاں تعلیم حاصل کر کے اس ملک کی خدمت کریں۔ یہاں معاشرے میں لوگوں کی خدمت کریں اور ان کی بہتری کیلئے کام کریں۔ گورنمنٹ پر بوجھ بننے کی بجائے کونسل پر بوجھ بننے کی بجائے یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ ہم ان کی کیا خدمت کر سکتے ہیں اور اسی لیے جماعت احمدیہ اسی بات کی اپنے ماننے والوں کو اپنے جماعت کے ممبران کو تلقین کرتی ہے کہ تم لوگ یہ کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ پڑھ لکھ کر اس ملک کی خدمت کرو جہاں تم کو ذاتی فائدہ ہوگا۔ وہاں اس ملک کو بھی فائدہ ہوگا۔

اس لیے ہم encourage کرتے ہیں کہ سائنس کے میدان میں اور دوسرے مختلف مضامین کے میدان میں ہمارے جو طالب علم ہیں لڑکیاں بھی اور لڑکے بھی وہ آگے بڑھیں تاکہ ملک کی خدمت کرسکیں، اس معاشرہ میں اور اس ملک میں جس میں وہ آگئے۔ یہ اس ملک کا بڑا احسان ہے کہ اس نے انہیں ادھر جگہ دی اور وہاں جہاں آزادی سے اپنے ملک میں یہ عبادت نہیں کر سکتے تھے یہاں عبادت کرنے کی آزادی دی۔ تو اس احسان کا بدلہ تب ہی اتر سکتا ہے کہ جب ہم اس ملک کیلئے پوری دیانتداری سے اپنی صلاحیتوں کے ساتھ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ دینے کی کوشش کریں اور ملک کی خدمت کریں اور یہی حقیقی integration ہے۔ جب تک یہ ہماری سوچ رہے گی مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی نیک نامی بھی رہے گی اور آپ لوگ بھی یہ محسوس کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد جو ہے کسی فتنہ اور فساد کی جگہ نہیں بلکہ اس مسجد کے بننے کے بعد یہ احمدی خدمت کے جذبے کے لحاظ سے مزید بہتر ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مجھے پتا لگا ہے کہ ہمارے lord mayor صاحب اسی علاقہ میں رہتے ہیں جہاں مسجد ہے اور انہوں نے بڑی تعریف بھی کی کہ احمدی بڑے integrate بھی ہوتے ہیں دوسرے ان کے integration کونسل کے جو نمائندے آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی یہ بتایا تو اب میں احمدیوں کو بھی کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کے بننے کے بعد اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس شہر کے لوگوں کی خدمت کریں اور اس ملک کے لوگوں کی خدمت کریں اور یہ ثابت کریں کہ ہم لوگ امن کی فضا میں رہنا چاہتے ہیں۔

مذہب ہر ایک کے دل کا معاملہ ہے قرآن کریم نے بڑا واضح طور پر فرما دیا ہے جو دوسری سورت ہے اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ مذہب کے بارہ میں کوئی جبر نہیں ہر ایک کی مرضی ہے کہ جو چاہے وہ مذہب اختیار کرے۔ اس لیے مسلمان کے دل میں یہ خیال تو آنا ہی نہیں چاہیے کہ وہ کسی کو زبردستی مسلمان بنائے یا کسی غیر مسلم کے لیے اس کے دل میں جذبات نہ ہوں۔ اصل چیز انسانی قدریں ہیں۔ انسانی قدروں کی ہم حفاظت کر لیں گے تو پھر معاشرے کا امن بھی قائم رہے گا اور یہی اس زمانہ کی ضرورت ہے قطع نظر اس کے کہ میرا مذہب کیا ہے اور آپ کا مذہب کیا ہے۔ زید کا مذہب کیا ہے اور بکر کا مذہب کیا ہے۔ ہم لوگوں کو یہ چیز دیکھنی چاہیے کہ ہم لوگ انسان ہیں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں پہلی سورت میں ہی قرآن کریم میں یہ بتادیا کہ وہ رب العالمین ہے کہ وہ یہودیوں کا بھی خدا ہے وہ عیسائیوں کا بھی ہے اور ہندوؤں کا بھی ہے اور مسلمانوں کا بھی ہے اور ہر ایک سے رحم کا سلوک کرنے والا ہے۔ بلکہ جو مذہب کو نہیں مانتے، جو خدا کو نہیں مانتے وہ ان کا بھی خدا ہے، ان کو بھی مہیا کررہا ہے۔ اور باقی جو مذہب پر عمل نہیں کرنا یا خدا کو نہیں ماننا ہے یا مذہبی تعلیمات پر عمل نہیں کرنا ہے یا خدا کے مقابلہ پر کسی کو کھڑا کرنا ہے اس کی سزا اگر ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اگلے جہان میں یعنی جو اگلی زندگی ہے اس میں ہے نہ کہ اس زندگی میں ہے۔ اور اس جہان میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے تم ہر ایک سے شفقت اور پیار اور محبت کا سلوک کرو۔ بلکہ قرآن کریم میں یہاں تک لکھا ہوا ہے کہ مذہب کے بارہ میں امن قائم رکھنے کے لیے اور محبت اور پیار کی فضا قائم رکھنے کے لیے تم لوگ کسی کے بتوں کو بھی برا نہ کہو۔ کیونکہ اس کے مقابلہ میں پھر وہ تمہارے خدا کو برا کہیں گے پھر آپس میں گالم گلوچ کا ایک سلسلہ چل پڑے گا اور پھر اس سے پیار اور محبت اور امن کی فضا قائم نہیں رہ سکے گی۔ اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کو اگر دیکھیں تو وہاں تو ہر جگہ یہی نظر آئے گا کہ جتنی نرمی کی تعلیم ہے اس پر ہمیں عمل کرنا چاہئے اور یہی ہماری جماعت احمدیہ کی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جسے ہم دنیا میں اسلام کے حوالہ سے پھیلاتے ہیں اور یہی تعلیم ہے جس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جیسا کے میں نے کہا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارے یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر اس مسجد کی تعمیر کے بعد اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور اس علاقہ میں اس شہر میں اسلام کی جو پیار اور محبت کی تعلیم ہے اور ان کے اپنے دوستوں سے جو رویے ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہوں گے میں دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق بھی عطا فرمائے۔ شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجکر 55 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ کی معیت میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد بعض مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاس آکر ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ہر مہمان سے گفتگو فرماتے۔ مہمانوں نے تصاویر بھی بنوائیں۔

اس تقریب کے اختتام پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج کی سیڑھیوں سے نیچے تشریف لا رہے تھے تو آگے ایک جرمن خاتون اپنی بچی کے ساتھ ہاتھ میں کیمرہ لیے ہوئے کھڑی تھی۔ وہ اپنی بچی کی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتی تھی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچی کو اپنے پاس بلایا اور کندھے پر ہاتھ رکھا۔ خاتون نے اس کی تصویر بنائی جس پر وہ بے حد خوش تھی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت اس خاتون کو بھی تصویر بنوانے کا شرف بخشا چنانچہ ماں بیٹی نے بھی تصویر بنوائی۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے ہال کے اندر اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے، بعضوں نے کھڑے ہوکر اور بعضوں نے سٹیج کے سامنے آکر بڑی کثرت سے حضور انور کی تصاویر بنائیں۔ جدھر بھی نظر پڑتی تھی کوئی نہ کوئی حضور انور کی تصویر لے رہا ہوتا تھا۔

اس تقریب کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے چھوٹے ہال میں تشریف لے آئے جہاں مجلس عاملہ جماعت ویزبادن نے حضور انور کے ساتھ ایک گروپ فوٹو بنوائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کانفرنس ہال میں تشریف لے آئے۔ جہاں الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا کے نمائندے موجود تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ آٹھ بجکر چالیس منٹ پر پریس کانفرنس کا آغاز ہوا۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆TUMBEL DRYER☆WASHER DRYER☆REFRIGERATOR☆WASHING MACHINE☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

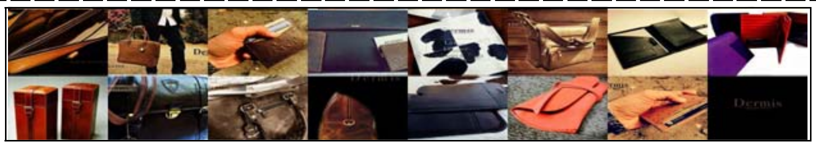

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں، وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11/ اکتوبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال مساجد کی آبادی کے متعلق سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کریمہ تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ التوبہ کی آیت 18 تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔ سو قریب ہے کہ ایسے لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔

سوال فرانس کے کس شہر میں جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کی توفیق ملی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو سٹراس برگ میں ایک اَور مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب یہاں کے رہنے والے احمدی پہلے سے بڑھ کر جماعتی نظام سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق بھی عطا فرمائے۔

سوال اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے والوں اور آباد کرنے والوں کی کیا خصوصیات بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مساجد تعمیر کرنے والوں اور آباد کرنے والوں کی یہ خصوصیات بیان فرمائی ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان لانے والے ہیں یعنی اس بات پر کامل یقین کہ سب طاقتوں کا سرچشمہ اور مالک خدا تعالیٰ کی ذات ہے، باقی سب ہیچ ہے۔ پس اس ایمان کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور اس کی عبادت انتہائی ضروری ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان بالآخرت کا کیا فائدہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایمان بالآخرت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

سوال حضور انور نے حقیقی عابد کی کیا نشانی بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جس کے دل میں آخرت کے بارے میں کبھی وسوسہ نہ آئے اور انجام بخیر کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے۔

سوال جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوشخبری عطا فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کرتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر احمدی کو کن باتوں کا جائزہ لینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو اپنی نمازوں کے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ان کی پانچ وقت باقاعدگی سے باجماعت نماز پڑھنے کی طرف توجہ ہے۔ صرف اتنا تو کافی نہیں کہ ہماری مسجد بن گئی۔ اس کیلئے ایمان کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی بھی ضرورت ہے، حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متقی کی کیا علامات بیان فرمائی ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدق وصفا کیسا تھا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ کا ہی صدق و وفا دیکھئے آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب و تکالیف اٹھائے لیکن پروا نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم درود وسلام بھیجو نبیؐ پر۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے کیا معیار قائم فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ پھر مخلوق کے حق ادا کرنے کے لیے بھی آپؐ نے اپنے نمونے قائم فرمائے جس کی مثالیں ملنی مشکل ہیں۔ اپنی فکر بھی کبھی نہیں کی۔ جو کچھ تھا، وادی کے برابر بھی دولت تھی تو وہ بھی بانٹ دی۔ کوئی سوالی آیا اس کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح پانے کا کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اگر ہم میں نری باتیں ہی باتیں ہیں تو یاد رکھو کہ کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فرمایا کہ فتح کے لیے تقویٰ ضروری ہے۔ فتح چاہتے ہو تو متقی بن جاؤ اور یہی حقیقی تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حقیقی پہچان کرواتا ہے اور اس کے حکموں پر چلنے والا بناتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی کیا حقیقت اور طریق بیان فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے، رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرّع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔

سوال مسجد میں آنے والے اور نماز کا انتظار کرنے والے کو آنحضرتؐ نے کیا بشارت عطا فرمائی ہے؟

جواب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تک نماز کی خاطر یعنی اس کے انتظار میں، نماز پڑھنے کے انتظار میں کوئی شخص مسجد میں بیٹھا رہتا ہے نماز میں مصروف ہی سمجھا جاتا ہے۔ مسجد میں بیٹھنا بھی اور وہاں ذکرِ الٰہی کر رہا ہے تو وہ نماز میں مصروف سمجھا جائے گا اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے۔ اس کی توبہ قبول کر۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وحدت جمہوری کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحدہ کی طرح بنادے جس کا نام وحدتِ جمہوری ہے جس سے بہت سے انسانوں کو بحالتِ مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہب کا کیا منشا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدتِ جمہوری کے ایک دھاگے میں سب پروئے جائیں۔ یہ نمازیں باجماعت بھی اسی لیے ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لیے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ، قیام نماز اور نیک اعمال کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو، آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرامؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18/ اکتوبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خبیب بن عدیؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کا بدلہ لینے کے لیے کن صحابہ کو مکہ روانہ فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن امیہ کو یہ حکم دیا کہ مکّے جاؤ اور اس ظلم کا جو کرتا دھرتا ہے ابوسفیان اس کو قتل کر دینا۔ آپؐ نے حضرت جبار بن صخر انصاریؓ کو بھی ساتھ روانہ فرمایا۔

سوال مکہ پہنچ کر ان صحابہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکہ پہنچنے پر اہل مکہ میں سے ایک شخص نے انہیں پہچان لیا اور یہ دونوں صحابہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور رات پہاڑ کی غار میں گزاری۔ صبح جب یہ لوگ باہر نکلے تو مکہ کے ایک شخص نے انہیں دیکھ لیا۔ اپنا راز فاش ہوجانے کے خوف سے انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ قتل ہوتے وقت وہ اس زور سے چلایا کہ اس کی آواز مکہ پہنچ گئی۔ مکہ والے اس جگہ پہنچے لیکن وہ ان صحابہ کا پتہ نہ بتا سکا اور اسکی موت ہوگئی؟

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیب بن عدیؓ کی نعش کی کس طرح حفاظت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرو بن امیہ ضمری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھے تنہا جاسوس کے طور پر بھیجا تا کہ حضرت خبیبؓ کو لکڑی سے اتاروں۔ رات کے وقت مَیں لکڑی کے پاس پہنچ کر اس کے اوپر چڑھ گیا۔ جب میں نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا تو زمین پر گر پڑی۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ لکڑی ایسی غائب ہوگئی گویا اسے زمین نے نگل لیا۔ پھر اس وقت سے لے کر آج تک خبیب کی ہڈیوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

سوال قید کے ایام میں اللہ تعالیٰ کس طرح حضرت خبیب کو کھلاتا پلاتا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خبیب بن عدیؓ مَاوِیَّہ، کے گھر مکہ میں قید تھے۔ ماویّہ نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ ماویہ کہتی ہیں میں انہیں دروازے کے دَرز سے دیکھا کرتی تھی اور وہ زنجیر میں بندھے ہوتے تھے اور میرے علم میں روئے زمین پر کھانے کے لیے انگوروں کا ایک دانہ بھی نہ تھا لیکن حضرت خبیبؓ کے ہاتھ میں آدمی کے سر کے برابر انگوروں کا گچھا ہوتا تھا جس میں سے وہ کھاتے۔ وہ اللہ کے رزق کے سوا اَور کچھ نہ تھا۔

سوال حضرت خبیبؓ کی شہادت کے بعد حضرت زیدؓ کو بھی شہید کیا گیا تھا۔ حضرت زیدؓ نے اس موقع پر کس اعلیٰ ایمان کا مظاہرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس تماشے کو دیکھنے والوں میں ابوسفیان رئیس مکہ بھی تھا۔ وہ زیدؓ کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ محمدؐ تمہاری جگہ پر ہو اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہو؟ زید نے بڑے غصے سے جواب دیا کہ ابوسفیان! تم کیا کہتے ہو؟ خدا کی قسم! میرے لیے مرنا اس سے بہتر ہے کہ آنحضرتؐ کے پاؤں کو مدینے کی گلیوں میں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ اس فدائیت سے ابوسفیان متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہؓ کے کیا

کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوعوف سے تھا۔ یہ عبداللہ بن اُبی بن سلول کے بیٹے تھے۔ حضرت عبداللہ کا نام جاہلیت کے زمانے میں حُباب تھا۔ رسول اللہؐ نے آپؓ کا نام بدل کر عبداللہ رکھ دیا اور فرمایا حُباب شیطان کا نام ہے۔ حضرت عبداللہ رسول اللہؐ کے ہمراہ غزوۂ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے۔ حضرت عبداللہ کو کاتبِ وحی ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔

سوال اہل کتاب کی ایذا رسانیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًى كَثِيۡرًا اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان سے جنہوں نے شرک کیا بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے۔

سوال اہل کتاب کے مسلمانوں سے حسد کے متعلق قرآن مجید میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَدَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِكُمۡ كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ اہلِ کتاب میں سے بہت سے ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ کاش تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد ایک دفعہ پھر کفار بنا دیں بوجہ اُس حسد کے جو ان کے اپنے دلوں سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال عبداللہ بن ابی بن سلول نے اسلام کس طرح قبول کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقام پر کفار سے مقابلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس لڑائی میں کفار قریش کے بڑے بڑے سرگرم مار ڈالے تو عبداللہ بن اُبی بن سلول اور جو اس کے ساتھ مشرک اور بت پرست تھے کہنے لگے کہ اب تو یہ سلسلہ شان دار ہو گیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کر لی اور مسلمان ہو گئے۔

سوال غزوہ احد کے موقع پر جب آنحضرتؐ نے صحابہ سے جنگ کے متعلق مشورہ مانگا تو صحابہؓ نے کیا مشورہ دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوہ احد کے موقعے پر رسول اللہؐ نے مسلمانوں کو جمع کر کے ان سے قریش کے اس حملے کے متعلق مشورہ مانگا کہ آیا مدینے میں ہی ٹھہرا جاوے یا باہر نکل کر مقابلہ کیا جاوے۔ صحابہؓ نے یہ رائے دی کہ مدینے میں ہی ٹھہر کر مقابلہ کرنا مناسب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور کہا کہ بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم مدینے کے اندر رہ کر مقابلہ کریں۔

سوال حضور انور نے جنگ احد کی کھلے میدان میں لڑے جانے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اکثر نوجوانوں نے جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے، بڑے اصرار سے عرض کیا کہ شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہیے۔ ان لوگوں نے اس قدر اصرار کیا کہ آنحضرتؐ نے ان کے جوش کو دیکھ کر ان کی بات مان لی اور فیصلہ کیا کہ ہم کھلے میدان میں نکل کر کفار کا مقابلہ کریں گے۔

سوال جب صحابہ نے آنحضرتؐ سے پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے تھا تو آنحضرتؐ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سعد بن معاذؓ اور دوسرے اکابر صحابہ کے سمجھانے سے نوجوانوں کو اپنی غلطی محسوس ہوئی۔ جب ان لوگوں نے آنحضرتؐ کو ہتھیار لگائے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے غلطی ہوگئی کہ ہم نے آپؐ کی رائے کے مقابلے میں اپنی رائے پر اصرار کیا۔ آپؐ جس طرح مناسب خیال فرماتے ہیں اسی طرح کارروائی فرمائیں۔ آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ خدا کے نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ احد میں اسلامی لشکر کے کتنے جھنڈے تیار کروائے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرتؐ نے لشکرِ اسلامی کے لیے تین جھنڈے تیار کروائے۔ قبیلہ اوس کا جھنڈا اُسید بن حضیر کے سپرد کیا گیا اور قبیلہ خزرج کا جھنڈا احباب بن منذر کے ہاتھ میں دیا گیا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا گیا۔

سوال عبداللہ بن ابی بن سلول نے جنگ احد کے موقع پر کیا غداری کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 15/شوال 3ہجری ہفتے کے دن سحری کے وقت اسلامی لشکر آگے بڑھا اور صبح ہوتے ہی احد کے دامن میں پہنچ گیا۔ اس موقعے پر عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین نے غدّاری کی اور اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ مسلمانوں کے لشکر سے ہٹ کر یہ کہتا ہوا مدینے کی طرف واپس لوٹ گیا کہ محمدؐ نے میری بات نہیں مانی اور ناتجربہ کار نوجوانوں کے کہنے میں آکر باہر نکل آئے ہیں اس لیے میں ان کے ساتھ ہو کر نہیں لڑ سکتا۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب جو مولانا قمر الدین صاحب مرحوم کے بیٹے تھے، 10/اکتوبر کو کچھ علالت کے بعد 86/سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ خواجہ صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ خلافت سے بڑا عشق تھا۔ بزرگانِ دین، مربیانِ کرام اور جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ انتہائی نیک، تہجد گزار تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، چندہ جات اور صدقہ و خیرات کی ادائیگی میں باقاعدہ نہایت ملنسار، غریب پرور، بچوں سے انتہائی شفقت سے پیش آنے والے، بڑوں اور چھوٹوں کا احترام کرنے والے بڑے دعا گو بزرگ تھے۔☆☆

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم-بنگال)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/اکتوبر 2019 بروز سوموار نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو.کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا فضل محمد صاحب مرحوم (ربوہ حال ٹوٹنگ، یو.کے)

20/اکتوبر 2019ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم ٹھیکیدار محمد حسین صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ کی شادی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مستری دین محمد صاحب کے بیٹے مکرم رانا فضل محمد صاحب مرحوم سے ہوئی تھی۔ آپ کی ساس حضرت اماں جان کی خادمہ تھیں۔ حضرت اماں جان نے انہیں بھاگ بھری کا خطاب دیا ہوا تھا۔ آپ کی شادی کے حوالہ سے قابل ذکر امر یہ ہے کہ حضرت اماں جان نے ہدایت فرمائی کہ ’’بھاگ بھری کی بہو کو میرے پاس لایا جائے۔ میں اسے دیکھنا چاہتی ہوں۔‘‘ چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں انہیں حضرت اماں جان کی خدمت میں لایا گیا اور آپ نے ازراہ شفقت ان کا منہ میٹھا کروایا۔ تقسیم ہند کے وقت جب حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک فرمائی تو مرحومہ کے شوہر کو قادیان میں رہنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ انتہائی نیک، صوم و صلوۃ کی پابند، کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، خلافت کی اطاعت گزار، چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم عمران چغتائی صاحب (کارکن جامعہ احمدیہ یوکے) کی خوش دامنہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

☆مکرم محمد الطاف خان صاحب (دارالعلوم غربی ربوہ)

19/ستمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم محمد حیات خان صاحب نے 1915ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ مرحوم کو پارٹیشن سے قبل اپنے والد کے ہمراہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ میٹرک کے بعد کچھ عرصہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کام کرنے کے علاوہ لمبا عرصہ نظارت دیوان میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1996ء میں صدر انجمن سے ریٹائر ہونے کے بعد 1999ء تک خدمت بجالاتے رہے۔ اپنے محلہ دارالعلوم غربی میں لمبا عرصہ بطور سیکرٹری مال بھی خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں تحریک جدید اور وقف جدید کے سیکرٹری بھی آپ ہی تھے۔ آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ دفتری اوقات کے بعد رسید بک لے کر چندہ کی یاددہانی اور وصولی وغیرہ کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، مالی قربانی میں پیش پیش، ہر حالت میں راضی برضا اور سلسلہ کیلئے غیرت رکھنے والے ایک مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے بلند آواز سے کرتے تھے۔ اپنے بچوں کو بھی قرآن کریم کی تلاوت و تعلیم کی طرف بھرپور توجہ دلاتے رہے۔ اپنے ایک بیٹے کو قرآن کریم حفظ بھی کروایا۔ قرآن کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں کثرت سے بلند آواز میں ورد کیا کرتے تھے۔ کتب سلسلہ اور الفضل کا مطالعہ بڑی باقاعدگی سے کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مولانا محمد منور صاحب (سابق مبلغ مشرقی افریقہ) کے بہنوئی، مکرم فضل الرحمن ناصر صاحب (استاد جامعہ احمدیہ یوکے) کے والد، مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب (مربی سلسلہ امریکہ) کے خسر، مکرم مبارک احمد طاہر صاحب (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں) کے ماموں اور مکرم عبد الرزاق بٹ صاحب (مربی سلسلہ) کے نسبتی بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 جولائی 2017ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ بارعہ احمد چوہدری کا ہے، جو ودود چوہدری صاحب (امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مرزا نیّر احمد (واقف نو) کے ساتھ پچیس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے، جو ڈاکٹر ہیں اور میرے بڑے بھائی مرزا مغفور احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ نکاح بابرکت فرمائے۔

بچی کی نانی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں۔ یہ لڑکا وقف نو بھی ہے اور ڈاکٹر بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وقف کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اور دونوں اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تھا اور اس نہج پر چلنے والے ہوں، اس طریق پر چلنے والے ہوں، وہ عمل کرنے والے ہوں جو ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توقع رکھی اور جو آپ کے خونی رشتوں کو جس طرح اپنی زندگیوں میں جس کے اظہار کرنے چاہئیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ شمائلہ احمد کا ہے، جو مرزا کلیم احمد صاحب کی بیٹی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی پوتی ہیں۔ یہ بھی واقفۂ نو ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم زکی احمد دانیال ابن طارق احمد صاحب کے ساتھ پچاس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ یہ لڑکا بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پوتی کا بیٹا ہے۔ اور مرزا رفیع احمد صاحب کا نواسا ہے۔ ان کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صرف دنیا میں ڈوبنے کی طرف مائل نہ ہوں بلکہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کو پورا کرنے والے بنیں اور آئندہ نسلوں کی بھی اس لحاظ سے تربیت کریں۔

دونوں طرف سے دونوں کے وکیل ہیں۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب عزیزہ شمائلہ احمد کے وکیل ہیں اور مرزا طیب احمد صاحب لڑکے کی طرف سے وکیل ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح ھبۃ الحیٔ کا ہے جو نصیر احمد صاحب انجم مرحوم (استاد جامعہ احمدیہ ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم نوید احمد کھوکھر مربی سلسلہ کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا بچی وقف زندگی کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد وفات پا چکے ہیں اور نوید احمد کھوکھر یہاں یوکے کے جامعہ سے پڑھ کر نکلے ہیں۔ آج کل دبئی میں پوسٹڈ ہیں۔ دلہن کے وکیل سید مبشر احمد ایاز صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ شازیہ وردہ (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم سعید الحسن صاحب (مبلغ انچارج گیمبیا) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم مبشر احمد بدر (متعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے، جو کینیڈا میں رہنے والے نصیر احمد قمر صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ انیسہ عابد (واقفۂ نو) کا ہے جو عبدالواسع عابد صاحب (مربی سلسلہ نائیجیریا) کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم مبشر احمد چوہدری (جرمنی) کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے جو چوہدری حفیظ احمد شاہد (مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ) کے بیٹے ہیں۔ عبدالوحید صاحب دلہن کے وکیل ہیں اور دلہا کے وکیل وسیم احمد چوہدری صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران لڑکے کے وکیل کو مخاطب کر کے فرمایا: یہ آپ کے بھائی ہیں؟ ان کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا: آپ کے والد بھی تو آئے ہوئے ہیں، ان کو وکیل نہیں بنایا؟ اس کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ماریہ نور نیّر (واقفۂ نو) کا ہے جو عبدالخالق نیّر صاحب (مبلغ انچارج کیمرون) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم رضا راشد پرویز (واقف نو) ابن راشد پرویز صاحب (جرمنی) کے ساتھ چھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مومنہ احمد بنت مکرم بشارت احمد صاحب (جرمنی) کا ہے۔ جو عزیزم نبیل احمد (متعلم درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ یوکے) کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو افضال احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عائشہ خان (واقفۂ نو) کا ہے جو باسط خان صاحب (بالٹی مور امریکہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم نصر اللہ طٰہٰ (واقف نو، امریکہ) کے ساتھ تیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے، جو طارق صدیقی صاحب (کیلگری کینیڈا) کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ثمینہ منہاس (واقفۂ نو) کا ہے جو انس محمود منہاس صاحب (لندن) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح مبارز محمود منہاس ابن مکرم مظفر محمود منہاس صاحب (کراچی) کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ نادیہ ملاحت (واقفۂ نو) کا ہے جو راحت بشیر خان صاحب (برمنگھم) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم عامر محمود ابن محمود احمد صاحب (برمنگھم) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ بریرہ رمضان (واقفۂ نو) کا ہے جو محمد رمضان صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم عطاء الحیٔ کاشف ابن مکرم مظفر احمد صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ امۃ القدوس (واقفۂ نو) کا ہے جو آفتاب احمد بھٹی صاحب (مانچسٹر) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم احمد جہانزیب ابن مکرم بشارت احمد صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

ایجاب وقبول کے دوران دلہن کے وکیل نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میں بچی کا وکیل ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: وکیل ہیں! کیا نام ہے آپ کا؟ ان کے عرض کرنے پر کہ نعیم احمد بھٹی، حضور انور نے فرمایا: یہاں وکیل نہیں لکھا ہوا۔ آپ اس کے کیا لگتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی کہ میری بہن ہے۔ حضور انور نے اس کے مطابق فریقین سے ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ لبنیٰ حمید (یوکے) کا ہے جو عبد الحمید صاحب (مرحوم) کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم سیٹھی عبدالغالب ابن مکرم عبدالرؤف صاحب کے ساتھ پینتیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے ولی ان کے بھائی عطاء الرافع حمید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور اس دوران لڑکے سے استفسار فرمایا کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ ان کے عرض کرنے پر کہ B.Com کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ابھی کچھ کام نہیں کرتے اور حق مہر پینتیس ہزار ڈالر رکھوا دیا ہے۔ بعدازاں حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ڈاکٹر ایمان منصور (لندن) کا ہے جو چوہدری منصور صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم محمد فاتح (یوکے) کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو سرور صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل ان کے ماموں مکرم منیر احمد شاہد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان تمام نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ یہ جوڑے پیار محبت سے رہنے والے ہوں۔ ان کی آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح اور خادم دین ہوں۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4 فروری 2020)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

وصــــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9936: مَیں عبد الرحمن ۔کے۔ایم ولد مکرم محمد علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1991، ساکن Labbai اسٹریٹ (پُتھو پیٹ انّا روڈ) چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زرعی زمین 5.50 ایکڑ بمقام انوردیگان پیٹھ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم العبد: کے۔ایم عبدالرحمن گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 9937: مَیں بی نور الدین ولد مکرم ایم۔بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد کریم العبد: بی نور الدین گواہ: ایم۔بی۔طاہر احمد احمدی

مسل نمبر 9938: مَیں بی ظفر اللہ ولد مکرم ایم۔بشیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد کریم العبد: بی ظفر اللہ گواہ: ایم۔بی۔طاہر احمد احمدی

مسل نمبر 9939: مَیں مصدق احمد ولد مکرم محمد بشیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریا کنی ڈاکخانہ تھیرویزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی محمد یوسف العبد: مصدق احمد۔ٹی گواہ: عبدالرحیم

مسل نمبر 9940: مَیں آئی بی۔کبیر ولد مکرم کنو محمد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن موریا کنی ڈاکخانہ تھیرویزم کنّو ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7؍دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 7 سینٹ بمقام موریا کنی۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اسماعیل العبد: آئی بی۔کبیر گواہ: عبدالرحیم

مسل نمبر 9941: مَیں محمد مبارک احمد ولد مکرم محمد کریم اللہ نزہت صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 6 ارکوٹ روڈ (لکشمی نگر) فلیٹ 212 (پورور) ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین بمقام کانچی پورم (مالیت 85 ہزار روپئے)، زمین بمقام تھیروتانی (مالیت 85 ہزار پروپئے)، زمین 4 مرلہ بمقام قادیان، رہائشی مکان بمقام ECR (مدرلینڈ فلوریس) 1000 sqft۔میرا گزارہ آمد از تجارت -/86,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ارشد العبد: محمد مبارک احمد گواہ: ایم۔بی۔طاہر احمد احمدی

مسل نمبر 9942: مَیں اے۔جے۔ہاتھون جناہ زوجہ مکرم ایس۔ایم ظفر اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن 44/32D (DBE امان کوئل اسٹریٹ) اوٹیری (CH)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/500 روپئے وصول شد، زیور طلائی 160 گرام 23 کیریٹ، گھر مع زمین 20x60 sqft (نصف حصہ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/8000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے۔جے۔محمد اُدمان الامۃ: اے۔جے۔ہاتھون جناہ گواہ: ایس۔ایم۔اے۔ظفر اللہ

مسل نمبر 9943: مَیں اسماعیل احمد ولد مکرم ابراہیم کٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت کاواسیری ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت۔اے۔کریم العبد: اسماعیل احمد گواہ: ایس۔غلام احمد

مسل نمبر 9944: مَیں راشک احمد۔ایس ولد مکرم پی۔اے۔سلیمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم جماعت کاواسیری ضلع پالکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 14 سینٹ مع مکان (جس میں خاکسار، خاکسار کی اہلیہ اور والدہ کا حصہ ہے) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/21,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت۔اے۔کریم العبد: راشک احمد۔ایس گواہ: ٹی حمزہ ریشل

مسل نمبر 9945: مَیں سلطانہ کوثر زوجہ مکرم نبیل احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن دھری ریلوٹ تحصیل منجہ کوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26؍مارچ 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 33.130 گرام 22 کیریٹ (ہار، کانٹے، انگوٹھی، تیلا) حق مہر -/1,00,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نبیل احمد بھٹی الامۃ: سلطانہ کوثر گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 9946: مَیں سعیدہ بیگم زوجہ مکرم اورنگ زیب راتھر صاحب، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ عمر 63 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن وارڈ نمبر 10 محلہ گیتا بھون ڈاکخانہ وضلع پونچھ صوبہ جموں، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 کڑے 6.25 تولہ، لاکٹ 3.97 تولہ، انگوٹھی 3.61 گرام، ٹاپس 2 جوڑی 7.540 گرام (کل وزن 10.98 تولہ 22 کیریٹ) بشمول حق مہر۔میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/28,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نذیر احمد الامۃ: سعیدہ بیگم گواہ: ظہیر احمد بھٹی

مسل نمبر 9947: مَیں عبدالرؤف ولد مکرم عبدالسلام صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ چارکوٹ مسرور آباد ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2؍دسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/16,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ظہیر احمد بھٹی العبد: عبدالرؤف گواہ: عبدالستار

مسل نمبر 9948: مَیں فرید احمد میر ولد مکرم نصیر احمد میر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 27 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جموں، مستقل پتا: راجوری (کالابن) ڈاکخانہ دہری ارلیوٹ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: گوہر حفیظ فانی العبد: فرید احمد میر گواہ: عنایت اللہ شیخ

مسل نمبر 9949: مَیں حنیف احمد ولد مکرم غلام احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ملے پلی II ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍جولائی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک دُکان 13/23 فٹ (مالیت 1 کروڑ 50 لاکھ روپئے) ایک ملگی 10/20 فٹ (مالیت 80 لاکھ روپئے) میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/30,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد احسن غوری العبد: حنیف احمد گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 9950: مَیں شاکرہ خاتون زوجہ مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڑاہاٹ ڈاکخانہ کیندراپاڑا صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 1 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/5000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سلیم احمد الامۃ: شاکرہ خاتون گواہ: ناصر احمد زاہد

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (کھانپور، دہلی)
طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Rageeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

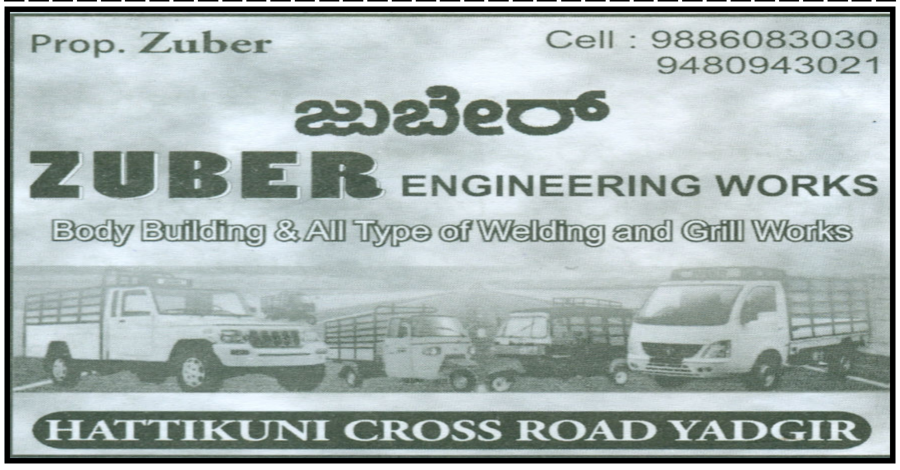

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. **KULGAM**
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مُردہ کو زندہ کر سکتی ہے
اس میں بڑی تاثیریں ہیں

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے
اور مُردہ کو زندہ کر سکتی ہے، اس میں بڑی تاثیریں ہیں

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 202)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی
ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas
is the India's Leading
Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

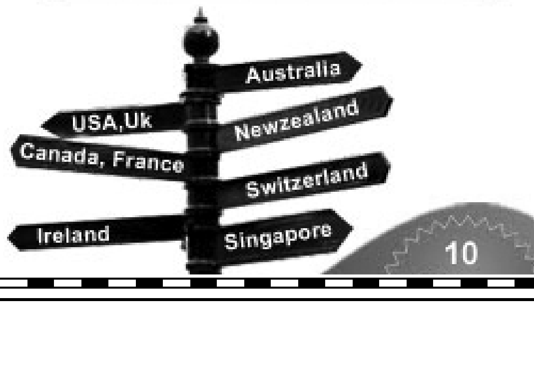

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 5 - March - 2020 Issue. 10

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28؍فروری 2020 بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا ذکر ہوگا انکا نام ہے حضرت مصعب بن عمیرؓ۔ ان کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو عبد الدار سے تھا حضرت مصعب بن عمیر کی والدہ مکہ کی ایک مالدار خاتون تھی۔ وہ انہیں بہترین پوشاک اور اعلیٰ لباس پہناتی تھی۔ حضرت مصعب بن عمیر کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن تھیں۔

حضرت مصعب بن عمیر جلیل القدر صحابہ میں سے تھے اور ابتدا میں ہی اسلام قبول کرنے والے سابقین میں شامل تھے لیکن اپنی والدہ اور قوم کی مخالفت کے اندیشہ سے اسے مخفی رکھا۔ حضرت مصعب چھپ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ ایک دفعہ عثمان بن طلحہ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کے گھر والوں اور والدہ کو خبر کر دی۔ والدین نے ان کو قید کر دیا۔ قید سے کسی طرح نکلے تو ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد بعض مہاجرین، حبشہ سے مکہ واپس آئے تو حضرت مصعب بن عمیر بھی ان میں شامل تھے۔ آپ کی والدہ نے جب آپ کی حالت زار دیکھی تو آئندہ سے مخالفت ترک کر دی اور بیٹے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

مدینہ میں ایک روز مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت حضرت مصعب کے پیوند شدہ کپڑوں میں چمڑے کی ٹاکیاں لگی ہوئی تھیں۔ حضرت مصعب بن عمیر نے آ کر سلام کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا جواب دیا اور اس کی احسن رنگ میں ثناء بیان فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ الحمد للہ دنیا داروں کو اُن کی دنیا نصیب ہو۔ میں نے مصعب کو اُس زمانے میں دیکھا ہے جب شہر مکہ میں اس سے بڑھ کر صاحب ثروت ونعمت کوئی نہ تھا۔ یہ ماں باپ کی عزیز ترین اولاد تھی مگر خدا اور اس کے رسول کی محبت نے اسے آج اس حال تک پہنچایا ہے اور اس نے سب کچھ خدا اور اس کی رضا کی خاطر چھوڑ دیا ہے۔

بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر مدینہ سے آئے ہوئے بارہ افراد نے رسول اللہؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جب یہ لوگ واپس مدینہ جانے لگے تو نبی کریمؐ نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان کے ساتھ بھجوایا تا کہ وہ انہیں قرآن پڑھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ مدینہ میں حضرت مصعب نے حضرت اسعد بن زرارۃ کے گھر قیام کیا۔ آپ نمازوں میں امامت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ حضرت براء بن عاذب سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ کے مہاجر صحابہ میں سب سے پہلے ہمارے پاس مدینہ تشریف لانے والے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے۔

سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مصعب بن عمیر کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ دارِ ارقم میں جو اشخاص ایمان لائے وہ بھی سابقین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ مشہور یہ ہیں۔ اول مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بہت شکیل اور حسین تھے اور اپنے خاندان میں نہایت عزیز و محبوب سمجھے جاتے تھے یہ وہی نوجوان بزرگ ہیں جو یثرب میں پہلے اسلامی مبلغ بنا کر بھیجے گئے اور جن کے ذریعہ مدینہ میں اسلام پھیلا۔ حضرت مصعب بن عمیر مدینہ میں پہلے شخص تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل سعد بن خیثمہ کے گھر جمعہ پڑھایا۔ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت اسعد بن زرارۃ کو ساتھ لے کر انصار کے مختلف محلوں میں تبلیغ کی غرض سے جاتے تھے۔ حضرت مصعب کی تبلیغ سے بہت سے صحابہ مسلمان ہوئے جن میں کِبار صحابہ مثلاً حضرت سعد بن معاذ، حضرت عباد بن بشر، حضرت محمد بن مسلمہ، حضرت اسید بن حضیر وغیرہ شامل تھے۔

حضرت مصعب بن عمیر کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مدینہ میں گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور اوس اور خزرج بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے شروع ہو گئے۔ بعض صورتوں میں تو قبیلے کا قبیلہ ایک دن میں ہی مسلمان ہو گیا چنانچہ بنو عبد الاشہل کا قبیلہ بھی اسی طرح ایک ہی وقت میں اکٹھا مسلمان ہوا تھا۔ یہ قبیلہ انصار کے مشہور قبیلہ اوس کا ایک ممتاز حصہ تھا اور اس کے رئیس کا نام سعد بن معاذ تھا جو صرف قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ہی رئیس اعظم نہ تھے بلکہ قبیلہ اوس کے سردار بھی تھے۔ جب مدینہ میں اسلام کا چرچا ہوا تو سعد بن معاذ کو یہ بُرا معلوم ہوا اور انہوں نے اسے روکنا چاہا۔ اسلام لانے سے پہلے سعد بن معاذ بڑے مخالف تھے مگر اسعد بن زرارہ سے ان کی بہت قریب کی رشتہ داری تھی یعنی وہ ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے اور اسعد بن زرارہ مسلمان ہو چکے تھے اس لیے سعد بن معاذ خود براہ راست دخل دیتے ہوئے رکتے تھے کہ کوئی بدمزگی پیدا نہ ہو جائے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے ایک دوسرے رشتہ دار اسید بن الحضیر سے کہا کہ اسعد بن زرارہ کی وجہ سے مجھے تو کچھ حجاب ہے۔ مگر تم جا کر مصعب کو روک دو کہ ہمارے لوگوں میں بے دینی نہ پھیلائیں اور اسعد سے بھی کہہ دو کہ یہ طریقہ اچھا نہیں ہے۔ اسید قبیلہ عبد الاشہل کے ممتاز رؤسا میں سے تھے۔ اور سعد بن معاذ کے بعد اسید بن الحضیر کا بھی اپنے قبیلہ پر بہت اثر تھا۔ چنانچہ سعد کے کہنے پر وہ مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ کے پاس گئے اور مصعب سے مخاطب ہو کر غصہ کے لہجہ میں کہا۔ تم کیوں ہمارے آدمیوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو اس سے باز آ جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔ پیشتر اس کے کہ مصعب کچھ جواب دیتے اَسعد نے آہستگی سے مصعب سے کہا کہ یہ اپنے قبیلہ کے ایک با اثر رئیس ہیں ان سے بہت نرمی اور محبت سے بات کرنا چنانچہ مصعب نے بڑے ادب اور محبت کے رنگ میں اسید سے کہا۔ آپ ناراض نہ ہوں بلکہ مہربانی فرما کر تھوڑی دیر تشریف رکھیں اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات سن لیں اور اس کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ اسید اس بات کو معقول سمجھ کر بیٹھ گئے، سعید فطرت تھے۔ مصعب نے انہیں قرآن شریف سنایا اور بڑی محبت کے پیرایہ میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اسید پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ میرے پیچھے ایک ایسا شخص ہے کہ جو اگر ایمان لے آیا تو ہمارا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ تم ٹھہرو میں اسے بھی یہاں بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسید اٹھ کر چلے گئے اور کسی بہانہ سے سعد بن معاذ کو مصعب بن عمیر اور اسعد بن زرارہ کی طرف بھجوا دیا۔ اس پر مصعب نے اسی طرح نرمی اور محبت کے ساتھ ان کو تبلیغ کی۔ ابھی زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ یہ بُت بھی رام تھا۔ چنانچہ سعد نے مسنون طریق پر غسل کر کے کلمہ شہادت پڑھ دیا اور پھر اس کے بعد سعد بن معاذ اور اسید بن الحضیر دونوں مل کر اپنے قبیلہ والوں کی طرف گئے اور سعد نے اُن سے مخصوص عربی انداز میں پوچھا کہ اے بنی عبد الاشہل تم مجھے کیسا جانتے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ ہمارے سردار اور سردار ابن سردار ہیں اور آپ کی بات پر ہمیں کامل اعتماد ہے۔ سعد نے کہا تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں جب تک تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ۔ اس کے بعد سعد نے انہیں اسلام کے اصول سمجھائے اور ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا اور سعدؓ اور اسید نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی قوم کے بت نکال کر توڑے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں: تیرہ نبوی کے ماہ ذی الحجہ میں حج کے موقع پر اوس اور خزرج کے کئی سو آدمی مکہ میں آئے۔ مصعب بن عمیر بھی ان کے ساتھ تھے۔ مصعب کی ماں زندہ تھی اور گو مشرکہ تھی مگر ان سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب اسے ان کے آنے کی خبر ملی تو اس نے ان کو کہلا بھیجا کہ پہلے مجھ سے آ کر مل جاؤ پھر کہیں دوسری جگہ جانا۔ مصعب نے جواب دیا کہ میں ابھی تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر پھر آپ کے پاس آؤں گا۔ چنانچہ وہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر اپنی ماں کے پاس گئے۔ وہ ان کو دیکھ کر بہت روئی اور بڑا شکوہ کیا۔ مصعب نے کہا ماں میں تم سے ایک بڑی اچھی بات کہتا ہوں جو تمہارے واسطے بہت ہی مفید ہے اور سارے جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ مصعب نے آہستہ سے جواب دیا۔ بس یہی کہ بت پرستی ترک کر کے مسلمان ہو جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ۔ وہ پکی مشرکہ تھی۔ سنتے ہی اس نے شور مچا دیا کہ مجھے ستاروں کی قسم ہے میں تمہارے دین میں کبھی داخل نہ ہوں گی اور اپنے رشتہ داروں کو اشارہ کیا کہ مصعب کو پکڑ کر قید کر لیں مگر وہ بھاگ کر نکل گئے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر کا مزید ذکر انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں بیان ہوگا۔

فرمایا: آج دو جنازے پڑھانے ہیں ان میں سے ایک ہیں مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ابن مکرم ملک مظفر احمد صاحب جو 22؍فروری کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ملک منور احمد جاوید صاحب کے دادا حضرت ڈاکٹر ظفر چوہدری اور نانا حضرت شیخ عبد الکریم صاحب دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور صحابی ہونے کا شرف پایا۔ 10؍اگست 1983ء کو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں وقف زندگی کی درخواست کی جس پر حضور رحمہ اللہ نے 18؍اگست 1983ء کو آپ کا وقف منظور فرمایا۔

معاون ناظر ضیافت آصف مجید صاحب کہتے ہیں کہ بعض دفعہ رَش زیادہ ہونے کی صورت میں مہمانوں کو رہائش کی مشکلات پیش آتی تھیں اور بعض مہمان تو دفتر میں آ کر بھی بعض دفعہ سخت جملے اور الفاظ کہہ دیتے تھے مگر مرحوم بڑی خندہ پیشانی سے تمام بات سنتے اور بعض دفعہ تو میں نے انہیں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایک دفعہ میں نے مہمانوں کے جانے کے بعد اظہار کیا کہ ملک صاحب مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے کہ آپ نے اس بچے سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی ہے۔ کہنے لگے کہ یاد رکھو کہ جس کے یہ مہمان ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام، وہ تو مہمانوں کو منانے کیلئے ننگے پاؤں بھاگ کر مہمانوں کو راضی کر کے واپس لائے تھے۔

ملک صاحب نے اپنے وقف کا حق ادا کر دیا اور جب میں ناظر اعلیٰ تھا تو اس وقت ناظر ضیافت بھی تھا اور یہ نائب ناظر ضیافت تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعتی اموال کا بڑے درد سے فکر رکھتے تھے اور حق بات کہنے سے کبھی نہیں رکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے ان کے بیوی اور بچوں کو صبر اور حوصلہ بھی عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی ان لوگوں کو توفیق بھی عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ابن شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا جو 16؍فروری 2020ء کو ربوہ میں تقریباً 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1964ء میں ان کے نکاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ پروفیسر منور شمیم خالد جو میرے گہرے دوست پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب کے بیٹے ہیں مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ پاکستان میں ان کی خدمات کا سلسلہ اٹھائیس سال پر محیط ہے۔ جب تک کالج نیشنلائز نہیں ہوئے یہ ٹی۔ آئی کالج میں پروفیسر رہے۔

منور شمیم خالد صاحب بیشمار خوبیوں کے مالک تھے سب سے پہلا وصف خلیفہ وقت سے والہانہ محبت اور عقیدت اور اطاعت تھی۔ خطبات بہت غور سے سنتے تھے اور پھر بڑے نکات نکالا کرتے تھے۔ پابند صوم وصلوۃ، تہجد گزار۔ کالج میں کچھ عرصہ میں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں اور اس کے بعد جب میں امیر مقامی ناظر اعلیٰ تھا تو انتہائی ادب اور احترام کا سلوک انہوں نے مجھ سے رکھا۔ کبھی یہ تاثر نہیں دیا کہ تم میرے شاگرد رہے ہو۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کی انتہائی درجہ پابندی کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے ان کے لواحقین کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad